Vol. II
No. 7

Wednesday
18th June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Pages
Starred Questions and Answers	329-353
Business of the House	353-354
General Discussion on the Budget	354-379

Price: Eight Annas

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday, 18th June, 1952.

(SEVENTH DAY OF THE SECOND SESSION)

THE HOUSE MET AT NINE OF THE CLOCK,
[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers.

Mr. Speaker : Now, we shall take up questions

PRIVATE COMPANIES AND GAZETTED OFFICERS.

*33 *Shri Laxminivas Ganeriwal* (Ramayanpeth) : Will the hon. the Chief Minister be pleased to state :

1. How many gazetted Officers are acting as Directors and Managing Directors of Companies and concerns otherwise than as the official members nominated by Government on the Companies and their boards ?

2. How many of them have obtained permission of the Government to act as such ?

The Chief Minister (Shri B. Ramakrishna Rao)

1. Only 3.

2. Out of the 3 officers, 2 have already obtained permission of Government and action is being taken to obtain the permission in respect of the 3rd officer.

Mr. Speaker : Let us proceed to the next question.

Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act.

*73. *Shri A. Raj Reddy* (Sultanabad) : Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

1. The number of tenants in Telangana who have been dispossessed of their lands by the landlords through legal provisions of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act ?

2. How many cases of illegal eviction of tenants by landlords with the help of Polic have come to the notice of the Government during the current year ?

Shri B. Ramakrishna Rao : 1. The number of applications filed and disposed of under section 32 of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, by tenants, and landholders from 1st January, 1951 to the end of March 1952 is as follows :

Srl. No.	Name of District	Total No. of applications filed under sections		Total No of applications disposed of under sections		
		32 (1) by tenants	32 (2) by landlords	Out of	32 (1)	32 (2)
1	Hyderabad	5		5	1	
2	Medak	122	50	122	109	45
3	Nizamabad	147	35	187	78	18
4	Mahbubnagar	272	138	272	212	71
5	Karimnagar	118	12	118	83	5
6	Adilabad	78	4	78	72	
7	Warangal	147	22	147	47	22
8	Khammam	84	8	84	28	8
9	Nalgonda	121	215	121	101	33
	Total	1,044	484		721	192

ایك آنریبل ممبر ۔کیا آنریبل چیف منسٹر اس سے واقف ھیں کہ بیدر میں کئی کاشتکاروں کو بید حل کردیا گیا ھے ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ ۔ یہ ایک ایسا سوال ھےجو اس سوال سے پیدا نہیں ھوتا ۔ آنریبل ممبر نے بلنگانے کے بارے میں سوال کیا تھا جسکے جواب میں فیگرس بتائے گئے ھیں ۔ دوسرے اضلاع کےبارے میں بھی نوٹس دیکر سوال کیا جائے تو جواب دیا جاسکتا ھے ۔

Shri P. Pulla Reddy (Alampur-Gadwal) : May I know how many applications have been received under section 38 of the Tenancy Act ?

Shri B. Ramakrishna Rao : I require notice for that.

شری لکشمن باپو جی کونڈا (آصف آباد ۔ عام)۔ اللہ دورگ کے راجہ صاحب نے کئی لونداروں کو بید حل کیا ہے کیا آپکو اسکا علم ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - الله درگ کے راجه صاحب کے بارے میں کوئی کوئسچن نہیں تھا - مجھے اس کا علم نہیں ہے -

ایک آنریبل ممبر - کیا آنریبل منسٹر یه بتاسکتے ہیں که ضلع گلبرگه میں ٹننٹس کی طرف سے لینڈ لارڈس کے خلاف جو درخواستیں پیش کی گئی تھیں انکی تعداد کتنی ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اس کے لئے نوٹس دیجائے تو جواب دیا جاسکتا ہے -

شری لکشمن کونڈا - کیا یه معلوم کیا جاسکتا ہے که و سوور رام چندرا ریڈی نے کتنے قولداروں کو بیدخل کیا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میرے ہاں اسکی کوئی رپورٹ نہیں آئی ہے -

شری جے رام ریڈی (نرساپور) - کیا آپ بتاسکتے ہیں که مرہٹواڑه میں کتنے کاشتکاروں کی بیدخلیاں عمل میں آئی ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - مرہٹواڑه کے لوگوں سے جو درخواستیں وصول ہوئی تھیں انہیں تحقیقات کے لئے کلکٹرس کے پاس روانه کردیا گیا ہے -

مسٹر اسپیکر - میرا خیال ہے که اصل سوال تلنگانے سے متعلق ہے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) - کیا یه صحیح ہے که شاد نگر کے دیشمکھ صاحب بھی ٹیننٹس کو بیدخل کررہے ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - شاد نگر کے دیشمکھ کون ہیں میں نہیں جانتا -

شری وینکٹ رام راؤ - میرا مطلب وہاں کے جاگیر دار -

شری بی - رام کشن راؤ - شاد نگر میں کوئی جاگیر دار تو نہیں ہے البته شاد نگر مہا راجه کشن پرشاد کی جاگیر تھی - اب یه اسٹیٹ دیوانی میں ضم ہو چکی ہے - وہاں کوئی جاگیر نہیں ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - (اہاگوڑه) گورنمنٹ کی طرف سے اضلاع میں جو اراضیات ہراج کی گئی ہیں کیا وه ٹیننسی ایکٹ کے تحت کی گئی ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - یه سوال غیر متعلق ہے - اس قسم کے سپلیمنٹری کوئسچنس نہیں کئے جاسکتے - اسکے باوجود بھی میں یه کہونگا که گورنمنٹ کی طرف سے اراضیات یکساله کاشت پر دی گئی ہیں - انکا ٹیننسی ایکٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے -

شری لکشمن کونڈا - کیا یه صحیح ہے که باوجود قولداروں کے حق میں فیصله ہونے کے ، حکم التوا دیا جاتا ہے جسکی وجه سے اس حکم کی تعمیل نہیں ہوتی ؟

شری بی-رام کشن راؤ - جب کوئی درخواست بورڈ آف ریونیو (Board of Revenue) میں رویژن کی غرض سے پیش ہوتی ہے تو مسٹر متعلقہ اسٹے آرڈر (Stay order) دیتے ہیں - لیکن یہ ضروری نہیں ہے -

شری لکشمن کو نڈا - کیا حکم التوا اکثر دیا جاتا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - حکم التوا بہت کم دیا جاتا ہے -

Shri P Pulla Reddy : May I know in how many districts Tribunals have been formed under section 38 ?

شری بی - رام کشن راؤ - سکشن (۳۸) پٹہ داروں کے اراضیات خرید لینے سے متعلق ہے - البتہ مدھرہ اور محبوب آباد میں شری نرسنگ راؤ نے ٹیننٹس اور لینڈلارڈز میں سمجھوتہ کے ذریعہ جو تصفیہ کیا تھا وہ سکشن ۳۸ کے تحت رجسٹر ہوا اور اس سمجھوتے کے لحاظ سے احکام اجرا ہو رہے ہیں -

Shri P Pulla Reddy : No application is received under section 38 anyway ?

شری بی - رام کشن راؤ - اس کے لئے نوٹس چاہئے -

Shri P Pulla Reddy . I want to know whether there is any application pending in the Office under section 38 ?

شری بی - رام کشن راؤ - اس کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

ایک آنریبل ممبر - ہریجن ٹیننٹس کو اکثر بے دخل کیا جاتا ہے - اس بارے میں گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے ؟ یہ طریقہ کیوں اختیار کیا جا رہا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ٹیننٹس کی بیدخلی کے بارے میں ہریجن یا نان ہریجن کا کوئی امتیاز قانون میں نہیں ہے - البتہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ قانون سب کے لئے یکساں ہوتا ہے - جہاں کہیں سے اس بارے میں شکایتیں وصول ہوئی ہیں وہاں سختی کے ساتھ احکام دئے گئے ہیں کہ انکی شکایات کو رفع کیا جائے -

شری لکشمن کو نڈا - اس سلسلہ میں کتنی بیدخلیاں عمل میں آئی ہیں ؟ کتنے زمینداروں کو ہٹایا گیا ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - زمینداروں کو بیدخل کرنے کا حکم تو نہیں دیا گیا - قانون میں یہ ہے کہ اگر کوئی پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ (protected tenant) نہیں ہے تو وہ تحصیلدار کے پاس درخواست پیش کرسکتا ہے - تلنگانے کی حد تک ۴۸۴ درخواستیں سکشن ۳۲ ، کلاز ۲ کے تحت پیش ہوئی تھیں - ان میں سے کتنی ڈسپوز (Dispose) ہوئی ہیں ، میں نہیں بتا سکتا -

ایک آنریبل ممبر - کیا اس سلسلہ میں فیصلے جلد ار جلد کرنے کے متعلق کوئی اقدام جاری لئے گئے ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اس سلسلہ میں احکام جاری کئے گئے ہیں اور تحصیلداروں کو ھدایت کی گئی ہے کہ دو مہینے یا زیادہ سے زیادہ تین مہینے کے اندر تصفیہ کردیا جائے - لیکن یہ ہمارا تجربہ ہے کہ جب تحصیلدار تحقیقات کےلئے جاتے ہیں تو وکیل صاحبان نمودار ہو جاتے ہیں اور پیسی کی تبدیلی کی درخواست دیتے ہیں تا کہ شہادت اور ڈاکومینٹ پیش کئے جاسکیں - اسلئے دو ہی مہینے کی بجائے ۶ - ۸ مہینے لگ جاتے ہیں - چونکہ تحصیلداروں کو قانون کی پابندی کرنی پڑتی ہے اسلئے احکام کی پوری پوری تعمیل نہیں ہوسکتی -

شری لکشمن کو نڈا - تحصیل یا ضلع میں جو فیصلے ہوتے ہیں ان میں سے کتنے قطعیت اختیار کرتے ہیں ، کتنوں کا مرافعہ ہوتا ہے اورکتنے پنڈنگ ہیں ؟

شری بی-رام کشن راؤ - میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنوں کا مرافعہ ہوا ہے اورکتنے پنڈنگ ہیں -

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल , क्या तसफियोके लिये कोअी मुद्दत भी मुकर्र है ?

شری بی-رام کشن راؤ - جب دونوں کی طرف سے اوی ڈنس (Evidence) داخل ہو جائے تو تصفیہ ہوسکتا ہے - تحصیلدار موقع پر جا کر زمین دیکھکر تو فیصلہ نہیں کرسکتا - دونوں پارٹیز کی طرف سے اوی ڈنس لینی پڑتی ہے - دونوں جلد تصفیہ کی کوشش کریں تو جلد تصفیہ ہوسکتا ہے لیکن دونوں کی طرف سے تاخیر ہو تو دیر ہو جاتی ہے - اگر یہ کہا جائے کہ ۱۰ دن میں مقدمہ ختم کیا جائے تو ایسا رول قائم نہیں ہوسکتا -

شری لکشمن کو نڈا - تحصیلات میں کتنے فیصلے ہوئے اور تعلقداری میں مرافعہ ہونے پر ان میں سے کتنے بحال رہے کیا اس کا ریکارڈ ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اس کےلئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شری جے رام ریڈی - تعلقہ سنگا ریڈی میں قدیم کاشتکاروں کو بیدخل کیا گیا ہے - تحصیلدار صاحب نے کوئی کارروائی نہیں کی - اسکے متعلق کیا آپکو معلومات ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - کوئی خاص کیس نوٹس میں لایا جائے تو میں کارروائی کرونگا -

ایک آنریبل ممبر - کیا ٹیننسی ایکٹ کے تحت جو فیصلہ ہوتا ہے اسکی تعمیل ملتوی رکھنے کے متعلق کوئی خاص آرڈرس ہیں ؟

شری بی رام کشن راؤ - اس قسم کے کوئی آرڈرس نہیں ہیں - حکم التوا کا جاری کرنا گورنمنٹ کے ڈسکریشن پر منحصر ہے - وہ مناسب صورتوں میں اجرا کیا جاتا ہے -

شری اے۔ راج ریڈی (سلطان آباد) - میرا سوال یہ ہے کہ ملنگانے میں کتنے مقدمات دائر ہوئے ہیں اور نتیجتاً کتنے قولدار اپنی زمینوں سے محروم ہوگئے - میرے سوال کا مطلب یہ ہے کہ مقدمات کے سلسلہ میں کتنے قولدار ناکام ہوئے ؟ کیا انکی تعداد بتائی جاسکتی ہے ؟

شری بی۔رام کشن راؤ - ایسے فیگرس مہیا نہیں کئے جاسکتے -

Details about the number of cases decided in favour of tenants or of landlords are not available and the number of cases filed so far do not support the view that there have been large-scale evictions of tenants in Telangana districts of the State.

Mr Speaker Let us proceed to the next question

•*Shri V D Deshpande* . I will submit on this point that ·

اس سوال کے سلسلہ میں مزید سوالات کرنے کے لئے اتنے زیادہ ممبرس کھڑے ہوئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال بہت اہم ہے اور اس پر ہر ایک اظہار خیال کرنا چاہتا ہے اسلئے ہمیں مزید سوالات کرنے کی اجازت دیجائے ۔ لینڈ لارڈز کو خود کاشت کے لئے زمین حاصل کرنے کے متعلق جو رولس ہیں کیا انکو ملتوی کیا گیا ہے؟

شری بی - رام کشن راؤ - ملتوی کیا گیا ہے ؟ ....

Shri V.D. Deshpande : I am told that some section . ..

شری بی - رام کشن راؤ - سکشن ۴۴ کے تحت کتنی درخواستیں پیش ہوئی ہیں اور کتنی درخواستوں کا تصفیہ ہوا ہے اسکے فیگرس نہیں آئے ہیں - سوال جس طرح پوچھا گیا ہے وہ اوکشنس (Evictions) کے بارے میں ہے - سکشن ۳۲ بے دخلی سے متعلق ہے - اس کے تحت ٹننٹ بھی درخواست پیش کرسکتا ہے اور لینڈ لارڈ بھی - اسی کی حد تک فیگرس بتلائے گئے ہیں - اگر اسکا مطلب یہ تھا کہ سکشن ۴۴ کے تحت بتلائے جائیں تو یہ اور بات ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میرا سوال یہ تھا کہ کیا کوئی آرڈیننس ایوکشنس کو فوراً اسٹاپ کرنے کے بارے میں جاری کیا گیا ہے - مجھے بتایا گیا ہے کہ سکشن ۴۴ سسپنڈ کیا گیا ہے اور گورنمنٹ لینڈ لارڈ کے لئے نئے میژرس (Measures) لے رہی ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - ایسا کوئی آرڈیننس یا پراویژن نہیں ہے البتہ انسٹرکشنس (Instructions) اشیو (Issue) کئے گئے ہیں - اگر سکشن ۴۴ کے تحت کوئی لینڈلارڈ ٹیننٹ کو بیدخل کرنا چاہے تو جب تک گورنمنٹ کے کوئی آرڈرس نہ ہوں بیدخل نہیں کرسکتا - یہ انسٹرکشنس ہیں - کوئی آرڈیننس نہیں -

شریمتی لکشمی بائی (بانسواڑہ) - ٹیننسی کے کیسس کو تحصیلدار سے کے بعد بھی تعلقدار کے پاس اور ریونیو بورڈ میں بھجوادیتے ہیں اور وہاں تصفیہ کے لئے تین تین چار چار سال لگ جاتے ہیں ۔ کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ ایسے کتنے کیسس ہیں ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ اگر تحصیلدار کی دریافت میں کوئی چیز نامکمل ہو اور ضروری ایویڈنس پیش نہ کی گئی ہو تو ریوینیو بورڈ بلکہ منسٹر کے پاس بھی کارروائی پیش ہوتی ہے ۔ مجھے خیال ہے کہ دو کارروائیاں ایسی ہیں جن میں ۸ مہینے گذرنے کے باوجود ایک کوئی ایویڈنس نہیں آئی ہے ۔ ظاہر ہے کہ ایویڈنس کے بغیر تصفیہ کیسے کیا جاسکتا ہے ؟

شریمتی لکشمی بائی ۔ کیا اس کے لئے تین سال لگ جائینگے ؟

شری بی ۔ رام کشن راؤ ۔ قانون کے لحاظ سے دونوں فریق کی جانب سے ایویڈنس آنے تک فیصلہ نہیں ہوسکتا ۔ ہوتا یہ ہے کہ جہاں تحقیقات ناقص ہوتی ہے وہاں مکرر تحقیقات کا حکم دیا جاتا ہے ۔

Mr Speaker I think we should proceed to the next question.

(An hon. Member rose in the seat)

Mr. Speaker The hon Member may resume his seat. We have spent more than 15 minutes on this question and there are other questions. Of course, every question is important, but there should be time-limit.

Next question

Land Acquisition Cases

*83 *Shri A. Raja Reddy* : Will the hon Minister for Revenue (Chief Minister) be pleased to state :

(1) Whether and if so, how many cases of land acquisition for Abadi purposes are pending in the Revenue Department ?

(2) Since how long have they been pending ?

(3) Whether there is any time-limit for the disposal of such cases ?

Shri B. Ramakrishna Rao : (1) There are about a dozen cases of such nature pending in the Revenue Board and in the Revenue Secretariat.

(2) The period from which they are pending is less than 3 months,

(3) No time-limit can be prescribed for disposal of cases, but possible care is being taken to expedite them.

شری اے - راج ریڈی - کیا یہ صحیح ہے کہ بعض کیسس اس قسم کے ہیں کہ جن کے متعلق گورنمنٹ میں ۱۹۵۰ سال سے کارروائیاں ہو رہی ہیں ؟ حگیال کے بھوشن راؤ کا بھی کیس ہے جس کو حصول اراضی کے لئے ۱۰ سال سے پریشان کیا جا رہا ہے۔

شری بی - رام کشن راؤ - اگر گورنمنٹ سے آپ کا مطلب تعلقدار یا تحصیلدار یا نیچے کے دفاتر ہیں تو میں اس کا یہ جواب دینا چاہتا ہوں کہ اسکے فیگرس میرے پاس نہیں ہیں - سوال میں تو یہ ہے کہ " پنڈنگ ان ریوینیو ڈپارٹمنٹ " - اسکے ارتھ کے لحاظ سے جواب دیا گیا - اگر سوال کا مقصد یہ ہے کہ اضلاع میں کتنے کیسس پنڈنگ ہیں تو میں اس کے لئے انفرمیشن کال فار (Call for) کرونگا -

شری لکشمن کو نڈا - کیا یہ صحیح ہے کہ گورنمنٹ اس سشن کے دوران میں کوئی آرڈیننس نافذ کرنے کی کوشش کر رہی ہے تا کہ اسکے تحت لینڈ لارڈ ٹیننٹس کو رعیات سے بید خل نہ کرنے پائے ؟

Mr. Speaker How is it relevant to this particular matter?

ایک آنریبل ممبر - حصول آراضی کے تحت ۱۹۵۰ سال سے جو کیسس پنڈنگ رکھے گئے ہیں اس سلسلے میں کیا گورنمنٹ نے کوئی آرڈرس جاری کئے ہیں - اگر نہیں تو کیا وجہ ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں نے ابھی کہا ہے کہ تحصیلات اور اضلاع میں کیسس پنڈنگ ہیں - انکے اسٹاٹسٹکس یا فیگرس میرے پاس نہیں ہیں - لیکن آنریبل ممبر کا کہنا صحیح ہے کہ اضلاع میں کچھ کیسس کئی سال سے پنڈنگ ہیں - اسکی وجہ یہ ہے کہ اکویزیشن (Acquisition) یا حصول اراضی کا اعلان کرنے کے لئے کارروائی محکمہ سرکار میں آتی پڑتی ہے تا کہ یہ معلوم ہو کہ آیا وہ اراضیات دوسروں کا پٹہ پرمپوک یا کاہچراں تو نہیں ہیں اسلئے کہ ایسی صورت میں یہ آبادی کے لئے الاٹ نہیں ہوسکتیں - اگر گورنمنٹ کے سامنے معاوضہ دیکر زمین حاصل کرنے کا سوال ہوتو بجٹ میں پروایزن ہے یا نہیں دیکھنا پڑیگا - گذشتہ دو سال قبل ہریجنوں کی آبادیوں کے لئے حصول اراضی کی خاطر جو سرکولرس جاری کئے گئے تھے انکے بارے میں بھی یہ کارروائی ہوئی - اس سال بجٹ میں اس مقصد کے لئے ۵ لاکھ روپیے پرووائیڈ کئے گئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں جلد کارروائی ہوگی -

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल · क्या हुकूमत भिस बात की कोशिश करेगी की जल्दसेजल्द भिन कारवाओीयोको खतम करे ?

شری بی - رام کشن راؤ - ہاں کوشش کرنے کی اور کر رہی ہے - حال ہی میں میں نے تعلقداروں کے نام ایک سرکولر جاری کیا ہے جس میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ

ایسی کارروائیوں کی صورت میں ڈپٹی کلکٹرس خود جا کر کارروائی کریں تا کہ غیر ضروری دیر نہ ہو۔

شری ویریندر پٹیل (الند)۔ میدک میں یمگڑلہ کا ایک کیس ہے کہ وہاں ۴ سال پہلے ایسی ایک کارروائی شروع ہوئی تھی۔ ۴ سال گزرنے کے باوجود ابتک یہ کارروائی پنڈنگ ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ مجھے کسی خاص کیس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اگر آنریبل ممبر اس بارے میں کلکٹر صاحب متعلقہ کے پاس رجوع ہوں تو انکے گریوینس (Grievances) ریڈرس (Redress) ہوسکتے ہیں۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ کیا ریوینیو ڈپارٹمنٹ سے تحصیل اور کلکٹر آفس مستثنی ہیں ؟

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ مستثنی نہیں ہیں۔ ریوینیو ڈپارٹمنٹ سے بورڈ آف ریوینیو اور ریوینیو سکریٹریٹ مطلب لیا جاتا ہے۔ اگر سوال اس طرح سے پوچھا جاتا کہ اسٹیٹ میں اور اضلاع میں جملہ ایسے کتنے کیسس پنڈنگ ہیں تو ویسا ہی جواب مہیا کیا جاتا۔

شری گپت راؤ واگھمارے (دیگلور۔ محفوظ)۔ حصول اراضی کے اکثر کیسس جو ۱۰ سال سے پنڈنگ میں ہیں انکے اعتراضات ختم ہو جانے کے بعد بھی انکی تکمیل کے لئے نئے احکام اور نئے طریقوں کے تحت حصول آراضی کے اعلانات کی تکمیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ اوپینین (Opinion) پوچھ رہے ہیں۔ آنریبل منسٹر کو جواب دینے کی ضرورت نہیں ؟

శ్రీ కె వెంకయ్య (మధిర):

ప్రధాన మంత్రిగారూ—అనేక గ్రామాల్లో భూస్వాముల క్రింద తమ అవసరాలకు మించిన ఆబాదీస్థలము వారి కబ్జాలో ఉంచుకొన్నారు. అదే గ్రామంలో అనేక మంది ఇండ్లకు స్థలాలు లేక యిబ్బంది పడుతున్నారు. అటువంటి స్థలాలు ఇచ్చేదానికి ప్రభుత్వం ఆలోచిస్తున్నదా అని మనవి

శ్రీ బూ. రామకృష్ణారావు

౧౮ నెలల క్రిందనే ప్రభుత్వంవారు ఆ ఆర్డరును జారీ చేసియున్నారు. ఆ ఆర్డరు ఏమంటే సర్కారీ పోరంబోకు భూములు గాని, గాయిరాన్ భూములుగాని పట్టాదార్లభూములున్నచో ఆబాదీ పెరుగుతే అక్వైర్ క్రింద ఆభూములను తీసుకొని పట్టాదార్లకు ప్రతిఫలము ఇచ్చి ఆ భూముల అభివృద్ధి కొరకు వ్యవస్థ చేయవలసియున్నదని ఈ ప్రతిఫలం ఇవ్వడానికి ఈ సంవత్సరం బడ్జెటులో ౫ లక్షల రూపాయలు ప్రత్యేకించ బడ్డాయి. కాబట్టి ఆ ఆర్డరు ఇప్పుడు తీవ్రంగా అమలు జరుగుచున్నది పేరు సత్యాశ్వాసం ఇవ్వదలచు కున్నాను.

شری ٹی راجہ رام (جگتیال محفوظ) - توسیع آبادی کے لئے پٹہ داروں سے جو رقم دو سو روپیہ فی ایکر کے حساب سے لگئی ہے کیا وہ واپس ملیگی ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں سمجھتا ہوں - اگر آنریبل ممبر کوئی اسپیسفک کیس (Specific Case) کی طرف اشارہ کر رہے ہیں تو اسے نوٹس میں لایا جائے -

شری مادھو راؤ بر لیکر - بعض خاص لگانداروں کو اراضیات سے بے دخل کیا گیا ہے کیا انہیں تخم ریزی سے پہلے قبضہ دلایا جائیگا ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں نہیں سمجھا کہ اس کارروائی کا اس سے کیا تعلق ہے -

ಶ್ರೀ ಶರಣಗೌಡರು (ಜೇವರಗಿ) —೧೯೪೯ ರಲ್ಲಿ ಭೀಮಾನದಿಯ ಪ್ರವಾಹ ಸಂಭವಿಸಿದುದಕ್ಕಾಗಿ ಎಷ್ಟೋ ಹಳ್ಳಿಗಳು ನೀರಿನಲ್ಲಿ ಮುಳುಗಿ ಹೋದುವು. ಮುಳುಗಿದ ಹಳ್ಳಿಗಳಿಗೆ ಸಂಬಂಧಿಸಿದ ಜನರು ತಮ್ಮ ಪುನರ್ನಿವಾಸದ ವ್ಯವಸ್ಥೆಗಾಗಿ ಅರ್ಜಿಹಾಕಿಕೊಂಡಿದ್ದರು. ಈ ಸಂಗತಿ ಸರಕಾರಕ್ಕೆ ತಿಳಿದಿದೆಯೆ? ಸರಕಾರವು ಇದನ್ನು ಕುರಿತು ವಿಚಾರಿಸಿದೆಯೆ?

شری بی - رام کشن راؤ - ان چیزوں کے بارے میں انکوائری ہو رہی ہے - اس سلسلہ میں میرے پاس درخواستیں آئی ہیں -

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri A Raja-Reddy.

Retrenchment of Additional Collectors

*88. *Shri A. Raja Reddy* Will the hon. Minister for Revenue be pleased to state :

Whether the Government intend to retrench immediately the posts of Additional Collectors in the districts ?

Shri. B Ramakrishan Rao There are only four Additionl Collectors at present, working at Warangal, Khammameth, Karimnagar and Raichur. The post of Additional Collector, Khammameth has been created specially, because, otherwise the work would have been very heavy for one Collector to manage The other three posts of Additional Collectors will be retrenched as soon as the Civil Team Officers are repariated to their parent states The posts of Additional Collectors will continue or expected to continue at least till the end of March, 1953

ایک آنریبل ممبر - کیا ڈپٹی ڈائرکٹرس کے پوسٹس ابالش کرنے کے لئے گورنمنٹ کے سامنے کوئی پروپوزل ہے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - اس پر غور کیا جائے گا -

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाला क्या अडीशनल सेक्रेटरीज का भी रिट्रेंच करने का प्रपोजल है ?

Mr Speaker This question relates to Additional Collectors and not to Secretaries

श्री बी डी देशमुख (भोकरदन) काय विद्यमान मंत्री महोदय सांगतील की अडीशनल कलेक्टरवर आज पर्यंत किती खर्च झाला ?

ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर खर्चाविषयी माझ्याजवळ सध्या हिशेब नाही

Mr Speaker Now let us proceed to the next question.

Shri Ch. Venkata Rama Rao.

Detenus

*52. *Shri Ch Venkata Rama Rao* (Karimnagar) : Will the hon Minister for Home be pleased to state .

The number of detenus in the State Jails and the period of their detention ?

ہوم منسٹر (شری ڈ گمبر راؤ بندو) ۔ اس سے پہلے میں نے تحت جات داخل کردئیے ہیں جن میں تفصیلات بتلائی گئی ہیں ۔ ۱۰ روز پہلے تفصیلات بتائی گئی ہیں ۔ ہر ہفتہ اوس سلسلہ میں سوال کیا جائے تو مشکل ہے ۔ اس دوران میں اس کو نسچن کے بعد ۵۰ کے قریب ڈیٹینیوز ریلیز ہوچکے ہیں ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ جو لوگ ایک مدت سے بند ہیں ان کو چھوڑنے کے بارے میں کیا غور کیا جارہا ہے ؟

Mr. Speaker This question has already been answered once.

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کیا جن کے متعلق تحقیقات ضروری سمجھی جارہی ہے اور جو ایک مدت سے ڈیٹینڈ ہیں ان کے متعلق غور کیا جارہا ہے ؟

شری ڈ گمبر راؤ بندو ۔ اوس پر غور کیا جائے گا ۔

شری وینکٹ راما راؤ ۔ ایسے کتنے ڈیٹینیوز ہیں جنہیں اڈوائزری بورڈ نے رہا کرنے کا حکم دیا تھا لیکن اوسکے باوجود وہ ابھی تک بند ہیں ۔

شری ڈ گمبر راؤ بندو ۔ ایسا کوئی کیس نہیں ہے کہ اڈوائزری بورڈ کے حکم کے خلاف ہم نے ان کو بند رکھا ہو ۔

شری ویکٹ راما راؤ - ایک سخص بگارب باراش کھمم میٹھ میں ارسٹ ھوا - اوس سلسله میں آنریبل مسٹر کو کچھ معلومات ھیں ؟

شری ڈگمبر راؤ بدو- نوٹس دیجائیگی تو جواب دونگا -

شری اختر حسین (جگاؤن) ایسے ڈیٹینیور کی تعداد کتنی ہے جنہیں ھائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے ریلیز کردیا تھا کیونکہ ان کے خلاف کوئی چارج نہیں تھا -

شری ڈگمبر راؤ بدو- یہ ایک الگ سوال ہے-

ایک آنریبل ممبر - جو لوگ جرائم کے مرتکب ھوتے ھیں کیا انہیں بطور ڈیٹینیو رکھا جاتا ہے؟

شری ڈگمبر راؤ بدو- رکھا جا سکتا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - ھاؤس کے سامنے جو تختہ پیش کیا گیا ہے اس میں تین تین چار چار سال کے کسے ڈیٹینیور ھیں واضح نہیں ہے کیا آپ واضح کرینگے ؟

شری ڈگمبر راؤ بدو- ھاؤس میں جو تفصیلی تختہ داخل کیا گیا ہے اوسمیں یہ بھی واضح ہے-

شری وی - ڈی - دیسپانڈے - کیا اوس میں مدت دیگئی ہے؟

شری ڈگمبر راؤ بدو- ھاں، ھاں، دیگئی ہے-

شری کشٹ رام ریڈی(نلگنڈہ - عام) - کیا اس میں ایسے ڈیٹینیور بھی شامل ھیں جنہیں سسپینشن کے تحت رکھا گیا ہے اور اگر ھیں تو کتنی مدت کے لئیے ؟

شری ڈگمبر راؤ بدو- تختہ میں یہ بتادیا گیا ہے کہ وہ کب سے ھیں اور کتنی مدت کے لئیے ھیں -

ایک آنریبل ممبر - کیا یہ صحیح ہے کہ ایسے اشخاص کو نظر بند کیا گیا ہے جنہوں نے کوئی جرم نہیں کیا ؟

شری ڈگمبر راؤ بدو - اس قانون کے تحت جن لوگوں کو نظر بند کیا جانا چاھئیے انہیں کو نظر بند کیا گیا ہے-

Shri V.D. Deshpande : We have not received the statement referred to by the hon. Minister.

Mr. Speaker : It was kept in the library. Next question, Shri Ch. Venkata Rama Rao.

Shooting In Mulug Taluq.

*53 *Shri Ch Venkata Rama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state

Whether it is a fact that there was Police firing at Morancha Vagu and Pandula Dibba, villages of Mulug taluq on 9th April, 1952, during which three persons, Manikyam, Narsamma and Kanakiah were injured and six others were arrested by the Police ?

شری ڈگمبر راؤ بندو : یہ واقعات صحیح نہیں ہیں ۔

شری ویکٹ راما راؤ - اگر اس کو صحیح نہیں سمجھا جاتا تو پیپر میں آنے کے بعد اس کی تردید کیوں نہیں کیگئی ؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - ایسے جھوٹے موٹے واقعات کی تردید کرنا ہمارا کام نہیں ۔

شری ویکٹ راما راؤ - محکمہ اطلاعات سے اس بارے میں اطلاع آنے پر اس کی تردید کیوں نہیں کیگئی ؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - جب کوئی اطلاع میرے پاس آتی ہے تو میں دریافت کیا کرتا ہوں ۔ میں مزید دریافت کرونگا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مانیکم نرسمہا جو ارسٹ ہوا ہے اوسکے متعلق کیا آپ کو کوئی اطلاع ہے کہ وہ حیدر آباد کی کس جیل میں ہے ؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - یہ سوال غیر متعلق ہے ۔

شری وی - ڈی دیشپانڈے - کیا آنریبل منسٹر یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ لوگ کس سلسلہ میں ارسٹ ہوئے ہیں ؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - سوال نظر بندی کے بارے میں تھا - اس سلسلہ میں علحدہ سوال کیا جائے تو میں دریافت کر کے جواب دونگا ۔

شری لکشمن کونڈا - فائرنگ اورگرفتاری کے واقعات بھی بتائے گئے ہیں کیا وہ صحیح نہیں ہیں ؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - فائرنگ کے سلسلہ میں کوئی گرفتاری نہیں ہوئی ۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - سوال یہ ہے کہ

Whether it is a fact that there was Police Firing at Morancha Vagu and Pandula Dibba villages of Mulug taluk ?

شری ڈگمبر راؤ بدو- جب فائرنگ ہی کی کوئی اطلاع نہیں تو اس سلسلہ میں یہ سوال بے معنی ہوجاتا ہے۔

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا آپ اس کی تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

شری ڈگمبر راؤ بدو- ہاں - تحقیقات کیجائے گی -

Mr Speaker Let us proceed to the next question Shri Ch. Venkata Rama Rao.

ARREST OF SHRI RAJMALLU

*54 *Shri Ch. Venkata Rama Rao*. Will the hon Minister for Home be pleased to state

(1) Is it a fact that Shri Rajmallu was arrested by the Sultanabad Police in Ratipalli village on 31st March, 1952 ?

(2) If so, what are his whereabouts ?

شری ڈگمبر راؤ بدو- یہ صحیح نہیں ہے -

Mr Speaker · Let us now proceed to the next question. Shri Ch Venkata Rama Rao.

SHOOTING IN MADHIRA TALUQ

*55. *Shri Ch Venkata Rama Rao* Will the hon Minister for Home be pleased to state .

(1) Whether there was a firing at Chandragutta village, in Madhira taluq on 1st and 2nd March 1952 ?

(2) If so, what were the circumstances which necessitated the firing ?

شری ڈگمبر راؤ بدو- اس نام کا کوئی ولیج مدھرہ تعلقہ میں نہیں ہے -

شری وینکٹ راما راؤ- مجھے جو کاپی وصول ہوئی ہے اسمیں چندرگٹہ لکھا ہوا ہے وہ چندر گڈہ ہے -

Mr. Speaker : Spelling please.

Shri Venkata Rama Rao . "Chandargudda " and not " Chandargutta."

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ چندرگڈا ہوگا -

شری ڈگمبر راؤ بدو- بہرحال آپ صحیح نام اور تعلقہ دریافت کرکے اطلاع دیں تو میں اسکے متعلق دریافت کرونگا ۔

شری کے - ایل - نرسمہو ان راؤ - حیدرگنڈہ ولیج بالویجہ تعلقہ میں ہے - وہاں کوئی واقعات ہوئے ہوں تو بتلادئے جائیں -

شری ڈی گمبر راؤ بندو - اس کے متعلق علحدہ سوال کیا جائے تو جواب دیا جائے گا -

Mr. Speaker Now let us proceed to the next question Shri Ganeriwal.

PURCHASE OF MOTOR LORRIES

*51 *Shri L R Ganeriwal* · Will the hon. Minister for Home be pleased to state

(*a*) Whether it is a fact that the motor lorries recently purchased for police at the cost of Rs 3 lakhs have been condemned as unfit for transport ?

(*b*) Who are the persons responsible for certifying their fitness at the time of purchase ?

(*c*) What is the price of each vehicle and through whom they were purchased ?

شری ڈی گمبر راؤ بندو - حال ہی میں جودھپور سے ۳ لاریاں خریدی گئی تھیں - ان کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ بعض لاریاں پٹرول زیادہ کھاتی ہیں - اسلئے ان سے کام نہیں لیا جا سکا - اس سے بڑھکر کوئی واقعات معلوم نہیں ہوئے -

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल क्या यह चीज की ये लारियां जियादा पेट्रोल खाती हैं, अुन्हे खरीदनेसे पहले मालूम न हो सकी ?

شری ڈی گمبر راؤ بندو - جس افسر نے یہ رپورٹ دی ہے وہ ایک ٹیکنیکل آدمی تھا جو اس زمانہ میں ہمارے پاس ملازم تھا - اس کی رپورٹ پر یہ لاریاں خریدی گئیں

شری لکشمن گوڑا - ایسی غلط رپورٹ پیش کرنے والوں کے خلاف کیا کوئی کارروائی کی گئی ؟

شری ڈی گمبر راؤ بندو - ان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے -

Shri V. D. Deshpande : I want to know who is the certifying authority, through whom the motor lorries were purchased and what is the price of each vehicle ?

Shri D. G Bindu. The price of each vehicle is I.G. Rs. 9,000 plus I.G. Rs. 874-13-0 paid towards customs duty and other incidental charges. These vehicles were purchased direct from the Maharaja of Jodhpur under orders of the Government of India.

Shri V D Deshpande . Who is the person responsible for certifying their fitness at the time of purchase ?

شری ڈگمبر راؤ بندو - کرنل سندرم ملٹری کے ایک آفسر تھے جو ہمارے پاس ٹرانسپورٹ میں ملازم تھے - انہوں نے جودھپور جا کر رپورٹ پیش کی تھی تو یہ لاریاں خریدی گئیں -

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल. क्या वो अब यहाँ है?

شری ڈگمبر راؤ بندو - نہیں ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کتنے دن سروس میں رہے؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - اس کے بعد وہ نہیں رہے بلکہ چلے گئے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا مینجمنٹ کے سلسلہ میں انہیں واپس کیا گیا ؟

شری ڈگمبر راؤ بندو - میں دریافت کرتا ہوں -

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल जिस सिलसिले में गव्हर्नमेंट को कितना नुकसान हुआ?

شری ڈگمبر راؤ بندو - کتنی قیمت پر کوئی خریدے گا معلوم نہیں جب فروخت ہونگی تو اوسکا پتہ چلے گا -

Mr Speaker · Now, let us proceed to the next question, Shri G. Hanmantha Rao.

REGIONAL LANGUAGES

*104. *Shri G Hanmantha Rao (Mulug)* Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(1) Whether it is a fact that knowledge of a regional language is an essential qualification for the posts of Head-masters, Head-mistresses, Inspectors and Inspectresses of schools ?

(2) Whether at present there are any persons holding any of the said posts who have no proficiency in the regional languages ?

(3) If so, the reasons for appointing such persons ?

(4) Whether the Government intend to adhere strictly to the regional language policy ?

The Minister for Public Health, Medical and Education (Shri Phoolchand Gandhi) ;

(1) The answer is in the affirmative,

(2) There are some officers who are already in service who do not possess proficiency in a Regional Language.

(3) In the case of all fresh appointments made after the implementation of the Regional Language Policy, the knowledge of Regional Language is insisted upon

(4) The answer is in the affirmative. The standard laid down for this purpose recently and communicated to the Public Service Commission for opinion is that the candidate should have passed Matriculation with a regional language as one of the subjects or he should appear in a test in a regional language of the same standard

شری وی۔ڈی۔ دیشپانڈے - یہ جو میٹریکولیشن کا ٹسٹ ہے جسے ریجنل لینگویج کے ساتھ حکومت نے مقرر کیا ہے۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

شری بھولچند گاندھی - معاف کیجئے دونوں میں ! کون سے دونوں میں؟

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - سوال یہ ہے کہ میٹریکولیشن کے ساتھ ریجنل لینگویج کا جو سبجکٹ رکھا گیا اوس کا معیار کیا ہے اور اون دونوں میں سے کونسا معیار ہائر (Higher) ہے؟

شری بھولچند گاندھی - ریجنل لینگویج کی پانچویں ریکگنائزڈ کی گئی ہے ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - اگر کوئی مڈل پاس ہو تو کیا ریکگنائزڈ سمجھا جائیگا؟

شری بھولچند گاندھی - اگر مڈل میں پانچویں شامل ہے تو برابر سمجھا جائے گا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کیا ایسی معلمہ کو جو ریجنل لینگویج لیکر مڈل پاس ہوئی علحدہ کیا گیا ؟

شری بھولچند گاندھی - اگر یہ سوال ڈائرکٹ پوچھا جاتا تو ڈائرکٹ جواب دیا جاتا ۔

श्री माणिकचद पहाडे क्या यह स्टैंडर्ड काफी समझा जारहा है?

شری بھولچند گاندھی - اب نہیں سمجھا جارہا ہے۔

ایک آنریبل ممبر - کیا ان لوگوں کو امتحان میں بیٹھنے کا حکم دیا گیا تھا ؟

شری بھولچند گاندھی - حکم دیا کیا معنی یہ اسٹانڈرڈ ہے، قانون ہے۔ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کا یہ سرکیولر ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - میرے سوال کا جواب کیا افرمیٹیو (Affirmative) میں ہے یا نگیٹیو (Negative) میں ۔

شری پھول چند گاندھی - چونکہ آپ کا سوال انڈیویجول (Individual) سے متعلق تھا اس لئے نہ تو وہ افرمیٹیو ہے نہ نگیٹیو۔ (Laughter)

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - تو کیا انڈیویجول سے متعلق سوال کے بارے میں جواب نہیں دیا جاتا ؟

شری پھول چند گاندھی - نوٹس دیجائے تو میں بتلا سکتا ہوں۔

ایک آنریبل ممبر :- دیہاتوں میں جو اسکول ہیں اور وہاں جو لوگ موجود ہیں وہ ریجنل لینگویج نہیں جانتے کیا آپ کو معلوم ہے ؟

شری پھول چند گاندھی - اگر آپ سوال ملاحظہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اس سوال کا تعلق ہیڈ ماسٹر۔ ہیڈ مسٹرس اور انسپکٹر اور انسپکٹرس سے ہے۔ آپ کا سوال پرائمری اسکول کے متعلق ہے جس کا جواب پرسوں کی بحث میں دیا جاچکا ہے۔

Shri G. Hanumantha Rao : Are there any Malayalis in the Posts ?

شری پھول چند گاندھی - میں نے دریافت نہیں کیا - ریجنل لینگویج میں ملایالی زبان شامل نہیں - (Laughter)

Mr. Speaker : We will take up the next question. Shri G. Hanumantha Rao.

GRANTS-IN-AID TO INSTITUTIONS

*105. *Shri G Hanumantha Rao* : Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :—

(*a*) Whether and if so, what amount is paid as grants-in-aid to institutions outside the State ?

(*b*) The names of such institutions.

(*c*) What amount is paid to institutions in the State as grants-in-aid ?

(*d*) The names of such institutions.

[Statement,

Shri Phoolchand Gandhi .

Institutions outside the Hyderabad State (Including Institutions outside India)

Srl. No.	Name of Institutions	Amount of grant (Per annum)
1	2	3
	A.—*Institutions outside India*	Rs.
1	Kern Institute Leydon, Holland ..	I.G. 200
2	India Society, London	£ 100
	B.—*Institutions Inside India*	
3	Indian Institute of Science, Bangalore .	I G. 17,000
4	Indian Academy of Science, Bangalore	1,000
5	Tata Institute of Social Science, Bombay ..	,, 10,000
6	Delhi Education Society (Delhi College) Delhi	,, 5,000
7	Darul Musanafeen Azamgarh	,, 3,600
8	Visva Bharati Shanti Niketan, West Bengal	,, 1 5,000
9	S N D Thackersey, Women's University, Bombay . ..	,, 600
10	Nemismatic Society of India, Bombay .	,, 20
11	Delhi School of Economics, (University of Delhi) Delhi . ..	,, 3,000
12	Museum's Association of India, New Delhi	300
13	Gandhi Eye Hospital, Aligarh	,, 2,400
14	Jamia Millia Islamia, Delhi	,, 36,000
15	Anjuman Tarraqi-e-Urdu, Aligarh ..	O.S. 20,000
16	Indian Council of World Affairs, New Delhi	I.G. 5,000
17	Muslim University, Aligarh . ..	,, 40,000
18	Madrasa-e-Qadaria & Library, Badayum ..	,, 2,000
19	Bee Keeper's Association, Nanital	500
20	Anthropological Society, Bombay	100
21	Darul Uloom, Deoband	I.G. 8,000
22	National Council, of Y.M.C.A. (India, Pakistan, Burma and Ceylon) Calcutta	1,000
23	Indian Library Association, New Delhi	250
24	Madarasa Nadwatul Ulema, Lucknow	6,000

Institutions outside the Hyderabad State (Including Institutions outside India)

Srl. No.	Name of Institutions		Amount of grant (Per annum)
1	2		3
			Rs.
25	Deccan College, Post Graduate & Research Institute, Poona		2,000
26	Indian Adult Education Association, Delhi		2,400
27	Hindustani Culture Society, Allahabad		5,000
	Institutions Inside the Hyderabad State.		
1	Bal Adab Sabha, Hyderabad		3,000
2	P. Venkata Subramaniyam Shastri, Hyderabad		3,000
3	Hyderabad Hindi Prachar Sabha, Hyderabad		21,000
4	Idara-i-Adbiat-e-Urdu, Hyderabad		6,000
5	Islamic Culture Magazine		10,000
6	Dairatul Moariff		18,000
7	Andhra Saraswath Parishad		5,000
8	Marathwada Sahitya Parishad		2,500
9	Karnataka Shikshana Samiti		1,500
10	Premchand Society		500
11	Sultan Ali Memorial Library		600
12	Young Men's Improvement Society		600
13	Marathi Library		600
14	Balwant Mufat Wachnalaya, Aurangabad		600
15	Hyderabad Economic Association		6,000
16	Somasundaram Library, Secunderabad		150
17	Women's Association for Educational and Social Advancement		1,200
18	Y.M.C A. Secunderabad	I G.	1,500
19	Y.M C A. Hyderabad	I.G.	1,500
20	Y.W C.A.		1,000
21	Victoria Memorial Orphanage		75,000
22	Anjuman Ansarussufa, Gulbarga		1,200

Institutions outside the Hyderabad State (Including Institution outside India).

Srl. No	Name of Institutions	Amount of grant (Per annum)
1	2	3
		Rs.
23	Madrasa Anneesul Gurba	600
24	Home for the Aged & Disabled, Secunderabad	I G. 5,000
25	Friend-in Need Society	I G. 180
26	Baitul Mazureen	10,000
27	Hyderabad Central Sports Board	12,000
28	Inter Schools Athelatic Associations, Secunderabad	855
29	Hyderabad Art Society	3,000
30	St. Joh's Ambulance, Secunderabad	3,600
31	Indian Red Cross Society Secunderabad	I.G 8,175
32	Society for the Prevention of Cruelty to Animals	3,000
33	Women's Workshop, Secunderabad	1,200
34	Teachers' Association, Secunderabad	I.G. 150

شری بی۔ ڈی دیشمکھ ۔ کیا آنریبل ممبر یہ بتلائینگے کہ حیدرآباد میں جملہ کتنا خرچ ہے اور باہر کتنا خرچ ؟

مسٹر اسپیکر ۔ یہ ارتھہ میٹک کا معاملہ ہے ۔

شری پھولچند گاندھی ۔ میں نے ایسے بھی حل کردیا ہے ۔ حیدرآباد کے لئے (۳۲۹۰۰) روپیہ کلدار (۱۰۰۰۰۰) روپیہ حالی ۔ اوٹ سائیڈ حیدرآباد کے لئے (۱۰۰) پونڈ ۔ (۱۲۰۰۰) آئی ۔ جی ۔ اور او ۔ یس (۲۰۰۰۰) ۔

شری اننت ریڈی ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ یہ پورے گرانٹس ایچ ۔ ای ۔ ایچ دی نظام کے الاٹ (Allot) کردہ ہیں ؟

شری پھولچند گاندھی ۔ میں نے تو اس کی ہسٹری ٹریس نہیں کی ہے ۔

شری لکشمن کوںڈا - گرانٹس دیسے کا کیا طریقہ ہے؟

شری پھولچند گاندھی - طریقہ یہ ہے کہ گرانٹس کی مںطوری کے لئیے ایک بورڈ ہے حس میں ایجوکیشن سکرٹری - فیانس سکرٹری اور میڈیکل اینڈ پبلک ھلت سکرٹری شریک رھتے ھیں - یہ تینوں بیٹھکر جانچ کرتے ھیں اور یہ ان کی صوابدید پر ہے- وہ اپنے سجیس گورنمنٹ کے پاس پیش کرتے ھیں اور منسٹر اسپر غور کرکے منطوری دیتے ھیں -

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल क्या यह अिन्स्टिटयुशन्स काम कर रहे है ?

شری لکشمن کونڈا - کیا یہ گرانٹس ریوائز کئیے جاتے ھیں؟ اگر ایسا ھوتا ہے تو کیا پولیس ایکشن کے بعد ریویزن میں رقم کم یا زیادہ کی گئی؟

Shri Phoolchand Gandhi These recommendations, submitted by the Board of three members were revised in May 1952 As a result of the decision of the Government grants to some of the institutions were totally stopped, to others they were continued at reduced figures and in some cases the previous grants were continued in full Grants-in-aid to 180 institutions consisting mainly of institutions and individuals outside Hyderabad were stopped resulting in a saving of I G Rs 2,03,182 and O S Rs. 5,87,396, per annum. Grants to 9 institutions were continued at reduced figures resulting in a saving of £ 150, I G. Rs. 25,500 and O.S. Rs 51,200 per annum. The total savings to the public exchequer on account of this revision, is 4 lakhs per annum

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल · क्या अिनकी रिपोर्टस् या अिनके वकिंग की सूचना आफिस को मिलती है?

Shri Phoolchand Gandhi A questionnaire has been framed to find out the history and working of all these institutions. The questionnaire has been sent to all the Collectors as well as to the institutions that are receiving the grants 41 institutions have so far furnished the necessary data and 28 institutions have still to furnish the required information. The received data is being scrutinized and compiled and a further review of these grants will be taken up by the Board.

شری مرلیدھر کامٹیکر (بھالکی) - گرانٹس دینے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے - کس بنیاد پر یہ دئے جاتے ھیں ؟

شری پھولچند گاندھی - پہلے سے جو سلسلہ چلا آرھا ہے وہ تھوڑے سے بہت ریویژن کے ساتھ چل رھا ہے -

श्री लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल क्या बिन ग्रँटसको कम किया जायेगा? बिस बारे में हुकूमतकी क्या पॉलिसी है?

شری بھولچند گاندھی - میں نے کہدیا ہے کہ ۱۴ اسٹیٹیوشنس کے حوالات آئے ہیں - ۲۸ کے حوالات وصول طلب ہیں جنکے وصول ہونے پر سپٹمبر سنہ ۱۹۵۲ع میں پھر ریوژن (Revision) ہوگا -

శ్రీ ముత్యయ్య (పెద్దపల్లి) హిందీ ప్రచారసభకు ౨౦ వేలు ఇస్తున్నారు. గాని ఆంధ్ర సారస్వతపరిషత్తుకు ౫ వేలుమాత్రమే ఇచ్చారు తెలుగుప్రజలు ఎక్కువగా ఉన్నందున ఆంధ్ర ... ఆంధ్రసారస్వతపరిషత్తుకు ఇంకా ఎక్కువ చేసే ప్రయత్నం ఉన్నదా?

శ్రీ బూ. రామకృష్ణారావు హిందీప్రచారసభకు ౨౦ వేలు కొన్ని సంవత్సరాల పూర్వం నుంచి ఇస్తున్నాము ఆంధ్ర సారస్వతపరిషత్తుకు గతసంవత్సరము ఇచ్చాము వారికి ఎంతైనా ఇవ్వడానికి అవకాశముంటే అంతా ఇచ్చాము

శ్రీ ముత్యయ్య: నా ప్రశ్నకు సరిఅయిన జవాబు సమాధానం రాలేదు. ఎక్కువచేసే ఉద్దేశం ఉన్నదా? అని అడిగాను

శ్రీ బూ. రామకృష్ణారావు ఇప్పుడు ఏమీ చెప్పడానికి అవకాశంలేదు అది Financial conditions పైనఆధారపడి ఉండి గుంజాయిష్షుంటే చేస్తాము.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔کیا ہسٹاریکل ریسرچ (Historical Research) کے لئے اسٹیٹیوشنس (Institutions) یا انڈیویولس (Individuals)کی امداد کی جاتی ہے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کیا حکومت اتہاسک سنشودھن (ऐतिहासिक संशोधन) کی مدد کےلئے سوچ رہی ہے ؟

شری بھولچند گاندھی - سوچ ہی نہیں رہی ہے بلکہ انکریج (Encourage) کرتی ہے -

شری۔ وی ۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔کیا انڈیوژیے کوئی ایسی درخواست آئی تھی کہ اکناتھ اتہاسک سنشودھن کی حکومت مدد کرے ؟

شری بھولچند گاندھی ۔ اگر ایسی کوئی انڈیویجول درخواست آئی ہے تو میں اسے انکریج کرنا چاہونگا ۔

Mr. Speaker : We have only three minutes left for questions. Let us proceed to the next question, Shri G. Hanumantha Rao.

AMOUNTS PAID TO CLUBS

106. *Shri. G. Hanumantha Rao* : Will the hon. Minister for Public Health, Medical and Education be pleased to state :

(1) Whether any money is being paid to the clubs in the cities of Hyderabad and Secunderabad

(2) If so, the names of the said clubs and the amounts paid?

Shri Phoolchand Gandhi : The following Clubs situated in the Cities of Hyderabad and Secunderabad are receiving grants from the Government :

	Names of the Clubs		*Amount of Grant H.S. Rs.*	
1.	Hyderabad Boat Club, Hyderabad		1,200	per annum
2.	Himayat Military Club, Hyderabad		200	do
3.	Aligarh Old Boys' Club, Hyderabad		1,800	do
4.	Golconda Polo Club, Hyderabad		12,000	do
5.	Secunderabad Club & Library, Sec'bad		402	do
6.	Nizam Club, Hyderabad	I.G.Rs.	1,200	do
7	Secunderabad Race Club, Sec'bad	I.G.Rs.	500	do

شری ۔ جے ۔ بی ۔ متیال راؤ (سکندرآباد ۔ محفوظ) ۔کیا آپ ہرقسم کے کلب کو امداد دیتے ہیں ؟

شری پھولچند گاندھی ۔ یہ ایڈ (Aid) ہم نے تو نہیں دی ہے ۔ پہلے سے جاری ہے ۔

श्री. लक्ष्मीनिवास गनेरीवाल क्या मिलिटरी डिस्बाड (Disband) होने के बाद भी मिलिटरी क्लब का ग्रान्ट (grant) जारी है ?

شری پھولچند گاندھی ۔ پولو کلب ابھی جاری ہے آئندہ سپٹمبر میں اسکو بند کرنے کا وچار ہے ۔

شری مرلیدھر کامتیکر ۔کیا حکومت نظام کی حکومت کی روایات کو قائم رکھنا چاہتی ہے ؟

شریمتی معصومه بیگم (شاہ علی بنڈہ) ۔ جب مردوں کے بہت سے کلبس کو امداد دیجاتی ہے تو لیڈی حیدری کلب کو گرانٹ کیوں نہیں دیا جاتا ؟

شری پھولچند گاندھی ۔ لیڈی حیدری کلب اتنا متمول ہے کہ وہ گورنمنٹ کے پاس اپروچ (Approach) ہونا نہیں چاہتا ۔

شری جی ۔ ہنمنت راؤ ۔ یہ پولو کلب ایک سال سے کام نہیں کر رہا ہے تو پھر ایڈ کیوں دئے جا رہے ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - پہلے یہ پوچھئے کہ یہ کلب کام کر رہا ہے یا نہیں -

شری پھول چند گاندھی - اس کا کام جاری ہے لیکن گرانٹ سپٹمبر میں بند کیا جائیگا -

شری - جی - ہنمنت راؤ - اس سال سیرن میں تو وہاں کھیل نہیں ہوا -

شری پھولچند گاندھی - میں اور آنریبل ممبر نہیں کھیلے مگر دوسرے تو کھیلے ہیں -

شری جی - ہنمنت راؤ - کھیلے والے بھی نہیں کھیلے ہیں -

مسٹر اسپیکر - جو انفرمیشن آنریبل منسٹر کے پاس ہے اسکے لحاظ سے جواب دیا گیا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - اس سے پہلے میں نے عرض کیا تھا کہ کونسچن کے بارے میں تفصیلی ڈسکشن کی ضرورت ہے لہذا میں مسٹر اسپیکر سے رکویسٹ کرونگا کہ آدھ گھنٹہ کا ٹائم اور بڑھایا جائے تو مناسب ہے -

مسٹر اسپیکر - ہاف این آور کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ کچھ عرصہ کے بعد انتظام ہو جائیگا -

شری کشن رام ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - کیا میں تقریر شروع کرسکتا ہوں ؟

مسٹر اسپیکر - کیا آپکی تقریر کل ختم نہیں ہوئی تھی ؟

شری کشن رام ریڈی - جی ہاں - کل میں نے اپنی تقریر ختم نہیں کی تھی -

شریمتی شاہ جہاں بیگم (پرگی) - ہاں کل آپ تقریر کر رہے تھے اور آپ بحث کے سلسلہ میں چوروں کا قصہ بیان کررہے تھے -

Business of the House

مسٹر اسپیکر - ہاؤس میں آنے کے بعد شری دیشپانڈے کی طرف سے ایک لیٹر وصول ہوا ہے -

Letter of Shrı Deshpande .

" I request you to send to the Prıvileges Committee the problem of the arrest of Shrı K. L. Narasimharao, M L. A. ınasmuch as :

1. There was delay in ınforming to the Speaker of 3 days or so.
2. The House ıs not aware of the facts of the arrest
3. Release on baıl ıs no bar to take up the questıon as in a similar questıon of Dashrath of Tripura the House of People has taken up the case, "

بات یہ ہے کہ یہ لیٹر مجھے ھاؤس میں آنے کے بعد وصول ہوا ہے اسلئے اسکے متعلق میں کل تصفیہ کرونگا ۔

Now we shall continue the discussion on the Budget.

General Discussion on Budget.—(*contd*)

شری کشٹہ رام ریڈی - مسٹر اسپیکرسر - کل میں ڈسکشن کے دوران میں عوامی حکومت کی آئندہ پالیسی کے بارے چوروں کا قصہ بیان کر رہا تھا ۔ چور ایک گھر میں گھس جاتے ہیں اور چوری کرتے ہیں ۔ جب کوئی دوسرا انہیں دیکھ لیتا ہے تو اسکو بھی حصہ دیا جاتا ہے ۔ اسی طرح اس کا حال ہے ۔ میرا خیال ہے کہ جب یہ عوامی حکومت ہے تو ایسا ہونا چاہئیے تھا کہ اس بجٹ کے لئے ایک کمیٹی بٹھائی جاتی اور بجٹ پیش کرنے سے پہلے یہ دیکھا جاتا کہ کمیٹی کی سفارشات کے بموجب اوسکو کس ڈھانچہ میں ڈھالا جائے اور کیسے تیار کیا جائے ۔ اگر چہ کہ ایک اسٹیمیٹ کمیٹی مقرر ہوئی تھی لیکن کس طرح اس بجٹ کا ڈھانچہ تیار کیا جائے اوسکی کوئی رپورٹ ہمیں نہیں ملی ۔ تین ماہ کے بعد جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اسکے متعلق میں عرض کرونگا کہ اس میں کوئی ایسی تبدیلی نہیں ہوئی جسکی بنا پر یہ کہا جاسکے کہ یہ عوامی حکومت کا بجٹ ہے ۔ کوئی ایسا پروپوزل (Proposal) پیش نہیں ہوا ۔ یہ بجٹ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس سے پہلے پیش ہوا تھا ۔ ممکن ہے کہ اس کے اعداد میں کچھ رد و بدل ہوا ہو لیکن مدات وہی ہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ اس بجٹ کو اپریشیٹ (Appreciate) بھی کیا گیا ۔ عوامی حکومت کے بارے اس میں عوام سے کئے ہوئے وعدوں کا خیال رکھا جانا ضروری تھا لیکن یہ وعدے بھلا دئے جا رہے ہیں ۔ اس طرح اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ عوامی بجٹ ہے یا پبلک بجٹ ہے ۔ ایک چیز اور ہے جسکی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ کمیونٹی پراجکٹ کا معاملہ ہے ۔ پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ یہاں انگریز تھے جن سے حکومت لینے کے لئے ہم کو ۶۰ - ۷۰ برس تک سیکریفائس کرنا پڑا اور بڑی مشکل سے ہم نے ان کو یہاں سے نکالا ۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ کمیونٹی پراجکٹ کیا ہے ۔ اسی کی ایک شکل ہے ۔ کیا اس کے ذریعہ سے آپ ہم کو سوسال تک غلام رکھنا چاہتے ہیں ؟ لفٹسٹ یعنی اپوزیشن تنچس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بیرونی سرمایہ استعمال کر رہے ہیں جس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا ثبوت دیا گیا لیکن یہ جو کمیونٹی پراجکٹ کو آپ نے قبول کیا ہے اور جن تیقنات کے تحت بیرونی کیپٹل (Capital) استعمال ہو رہا ہے وہ کیا ہے ؟ کیا یہ بیرونی سرمایہ نہیں ہے کیا یہی نیشنل گورنمنٹ کی حکمت عملی ہوسکتی ہے ؟ یہ کہا جاتا ہے کہ ہم اسکے تحت کسی کو کوئی رعایت نہیں دے رہے ہیں ۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں یہ ہم کو متاثر کرنے کے لئے ہے ۔ آپ کو یہ غور کرنا چاہئے کہ عوامی حکومت کا ڈھانچہ بنانے کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے ۔ اسکے بعد ٹیکریشن کا مسئلہ ہے ۔ ہم چاہتے ہیں ۔۔۔ کروڑ کا خسارہ بتایا گیا ہے ۔ اسکی بھر پائی کے لئے جو طریقے اختیار کئے جارہے ہیں وہ درست نہیں ہیں ۔ جب عوامی حکومت قائم ہوئی تھی

جو عوام نے آس لگائی تھی کہ ہم کو کیا کیا ملیگا۔ ہمارے محاصل معاف ہو جائینگے وغیرہ۔ لیکن یہ بجٹ ایسا نہیں کہ اسکے ذریعہ ہماری بھلائی ہو۔ اس کا بار کسی امیر پر نہیں پڑتا بلکہ غریبوں پر ہی پڑتا ہے۔ اوس غریب پر پڑتا ہے جو ایک زمانہ سے روٹی کےلئے تڑپ رہا ہے۔ آج ہماری رعایا کی حالت نہایت بدتر ہے۔ وہ بری طرح مقروض ہے۔ وہ اس وقت تعلیم حاصل کرنے یا اپنا ٹھکانہ بنانے کے موقف میں نہیں ہے۔ میں وہ کہتا ہوں کہ آپ ان ایٹمس (Items) میں ایسی تبدیلی کریں کہ ۳ کروڑ کا خسارہ پورا ہوسکے۔ عوام یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری حکومت اس کےلئے پوری کوشش کر رہی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ آپ دوسرے کام کرسکتے ہیں۔ مثلاً کوآپریٹیو موومنٹ (Co-operative Movement) وغیرہ اور اسکے ذریعہ سے آپ اپنے ملک کو ترقی یافتہ بناسکتے ہیں۔ اب رہا ایجوکیشن (Education) کا سوال اس میں سال گزشتہ کی بہ نسبت ایک لاکھ روپیہ کی کمی رہی۔ ایجوکیشن پر جو پیسہ صرف کیا جارہا ہے اوس کا مصرف کس طرح ہوگا وہ دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ دیہاتوں میں جو مدرسے ہیں ان پر کوئی کنٹرول (Control) نہیں ہے۔ وہاں کوئی پڑھا لکھا مدرس نہیں ہے۔ کسی زمانے میں جو تعلیم دیہاتی تھی وہ اب نہیں ہے۔ جب اسکولوں پر برابر نگرانی ہی نہیں ہوتی تو تعلیم کیسے حاصل ہو؟ اسی طرح انڈسٹریز (Industries) کا بھی مسئلہ ہے۔ اس سلسلہ میں ایسا کوئی کام نہیں کیا گیا جس سے عوام کا اسٹانڈرڈ (Standard) بڑھ سکے۔ اسکے بعد اگریکلچر (Agriculture) ہے۔ اسکے متعلق بھی میں یہی کہونگا کہ یہ وہی بجٹ ہے جو جاگیردارانہ نوعیت کا تھا۔ یہاں کے منسٹر جیسے بڑے بڑے دماغ والوں نے یہ بجٹ بنایا ہے لیکن ایسے تو ایک معمولی کلرک بنا سکتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ ٹریژری بنچ کے ارکان کی تعداد ۹۲ ہے اور یہ بجٹ ہر حالت میں پاس ہوجائیگا۔ لیکن میں یہی کہونگا کہ یہ عوامی بجٹ نہیں کہلایا جاسکتا بلکہ جاگیردارانہ ذہنیت کا عکس اس میں ہے۔ کیا کریں ان کا ماحول جاگیردارانہ ہے۔ جاگیرداروں کے متعلق یہ کہا گیا کہ کانسٹی ٹیوشن (Constitution) کے تحت ان کےلئے کچھ رقم بطور معاوضہ رکھی گئی ہے۔ میں کہتا ہوں اس میں بھی کافی کمی ہوسکتی ہے۔ غرض کہ اس بجٹ کا تمام بار پھر اوسی رعایا پر پڑیگا جو برسوں سے مجبور ہے اور ظلم اٹھارہی ہے۔ ہم جو ان کے نمائندہ ہیں ہمیں چاہئے کہ کوئی ایسا راستہ نکالیں جس سے اون کا بوجھ کم کیا جاسکے۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ یہ ٹیکزیشن (Taxation) مسدود کردیا جائے۔ اس وقت جو سورسس (Sources) ہیں ان کی رقم ایجوکیشن کوآپریٹیو موومنٹ۔ انڈسٹری اور اگریکلچر وغیرہ میں انوسٹ (Invest) کی جائے۔

شری داور حسین۔ مسٹر اسپیکر سر۔ موجودہ بجٹ جو ہمارے سامنے ہے وہ اسبات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ عوام کی حکومت عوام کے لئے کیا کچھ کرسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک شاہی یا جاگیردارانہ نظام میں یہ سمجھنا کہ اس کے بجٹ کا سب سے بڑا حصہ عوام کی تعلیم کےلئے مقرر ہوگا صحیح نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن ہمارے فینانس منسٹر نے موجودہ بجٹ میں تعلیم کے مد کو سب سے زیادہ اولیت دیکر اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ

وہ ایک حقیقی عوامی بجٹ ہے۔ اسلئے میں فینانس منسٹر کو مبارکباد دیتا ہوں ۔ موجودہ بجٹ کے معنی یہ ہیں کہ ہماری عوامی حکومت عوام کے مفاد کے متعلق سوچ رہی ہے ۔ ہمارے قابل آنریبل ممبرس نے بہت تفصیل کے ساتھ ایوان کے سامنے ان مطالبات کو پیش کیا ہے جو عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہیں اور ان کے ذریعہ سے حکومت کی توجہ عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دینے کی جانب مبذول کرائی ۔ اسلئے میں کہونگا کہ وہ بجٹ جو عوام کی تعلیمات کے لئے سب سے زیادہ رقم خرچ کرتا ہے پولیس بجٹ نہیں کہلا سکتا اور وہ بجٹ جو پبلک ہلتھ (Public Health) کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کرے جاگیر دارانہ بجٹ نہیں سمجھا جا سکتا ۔ اسکے باوجود اگر اسکو کوئی پولیس بجٹ کہتا ہے تو بقول

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

سورج کی روشنی پہنچانے والی قوت پر کوئی حرف نہیں آسکتا جبکہ کسی کی آنکھیں سورج کی روشنی سے چندھیا جاتی ہوں ......

Shri V. D. Deshpande : Our eyes are dazzled !

شری داور حسین ۔ ہوسکتا ہے ۔ اس ایوان میں خاص طور پر ان مدات پر میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں جن پر بحث کرنا بجٹ کے گیاپ (gap) کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے اور مجھے اسلئے بھی اس خاص مسئلہ پر بحث کرنے کی ہمت افزائی ہوتی ہے کہ ایوان کے حزب الاختلاف نے اپنی تقاریر میں یہ یقین دلایا تھا کہ بجٹ کے موجودہ ڈیفیسٹ (deficit) کو میک اپ (Make-up) کرنے کے لئے مرکز سے مدد حاصل کرنے کے سلسلے میں وہ ہماری کوششوں کے ساتھ شریک رہینگے ۔ بجٹ میں خرچ کے ضروری مدات کی تکمیل کے لئے ۳ کروڑ سے زیادہ کی ڈیفیسینسی (deficiency) واقع ہوئی ہے ۔ اسے میک اپ کرنے کے لئے ٹیکریشن کا پروپوزل (Proposal) پیش کیا گیا ہے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مزید ٹیکریشن سے غریب عوام مصائب میں مبتلا ہو جائینگے ۔ تاہم بجٹ میں آمدنی کی کمی کو پورا کرنا ضروری ہے ۔ اس مقصد کے لئے ہمیں دیگر ذرائع تلاش کرنا چاہئے ۔ اس سلسلے کا سب سے پہلا مسئلہ (Financial Integrity) کا ہے ۔ اس کی تفصیلات دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ساتھ بڑی نا انصافی ہوئی ہے ۔ ہم کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارے ساتھ کی ہوئی نا انصافی کی اصلاح ہوکر ہمارا واجبی حق ہم کو ملے تا کہ ہم بغیر کسی مزید ٹیکریشن کے اپنے بجٹ کی کمی کو پورا کرسکیں اور اپنے ضروری قومی اور تعمیری مسائل کے مصارف کی تکمیل کرسکیں ۔ ہر وہ شخص جو ہمارے مالی انضمام کے مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کریگا یہ محسوس کرے گا کہ ہم کس طرح بیکسی یتیمی کی حالت میں مرکز کے ساتھ مالیاتی انضمام کے اہم مسئلہ کے تصفیہ پر مجبور ہوئے تھے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر مالیاتی انضمام کی نا انصافی کا مسئلہ صحیح طور پر مرکزی حکومت کے سامنے پیش کیا جائے تو وہاں ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہوگا ۔ آپ جانتے ہیں کہ کچھ مدات آمدنی حکومت ہند نے دستور کے تحت اپنے انڈر (Under) میں لے لئے ہیں ۔ نیز کچھ

ذمہ داریاں جیسے اسٹیٹ کی فوج وغیرہ کا انتظام مرکز نے اپنے سے متعلق کرلیا ہے۔ اسکے معاوضہ میں مرکز نے آمدنی کے جن مدات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ان میں جو ذمہ داریاں مرکز کے تفویض ہوئی ہیں ان کے مصارف میں اوسط کی حد تک جو تفاوت ہوتا ہے وہ حکومت ہند اسٹیٹ کی حکومت کو ادا کرتی ہے جس کے تصفیہ کے لئے ایک کمیشن بٹھایا گیا تھا جسکے ذمہ ہر اسٹیٹ کی تفصیلات معلوم کر کے تصفیہ کرنا تھا۔ حیدرآباد میں یہ کمیشن ایسے وقت آیا جبکہ یہاں کیرٹیکر (Care-taker) گورنمنٹ کے (۸) وزراء کام کر رہے تھے۔ اصول یہ رکھا گیا تھا کہ ہر اسٹیٹ کی دس سال کی آمدنیوں کے پیش نظر اس اسٹیٹ کی آمدنی کا اوسط نکالا جائے۔ بدقسمتی سے حیدرآباد کی حد تک صرف دو سال کی آمدنیوں پر ہی اوسط نکالا گیا۔ اس کے لئے سال سنہ ۱۳۵۷ف اور ۱۳۵۸ف لئے گئے۔ یہ سال حیدرآباد کی تاریخ میں کمی آمدنی اور انتشار کے لحاظ سے کسقدر اہمیت کے حامل ہیں ایوان اس سے اچھی طرح واقف ہے۔ حکومت ہند بھی یہ اچھی طرح جانتی ہے۔ بہر حال انکم ٹیکس اور ریلوے کے تعلق سے ان دو سالوں کی آمدنی کا حساب لگایا گیا۔ اس میں کسطرح نا انصافی ہوئی میں آپ کے سامنے مثالاً عرض کرونگا۔ سنہ ۱۳۵۷ف میں ریلوے کی آمدنی ایک کروڑ ۴۵ لاکھ ۵۷ ہزار تھی۔ ۱۳۵۸ف میں یہ آمدنی ۸۸ لاکھ ہوئی۔ یہ انتشار اور فلکچویشن (Fluctuation) کا زمانہ تھا۔ اسلئے اس انتشار کے سال سے جو اندازہ لگایا گیا وہ صحیح نہ ہوسکتا تھا اور اسکے لحاظ سے جو معاوضہ دیا جا رہا ہے وہ کسی طرح بھی واجبی نہیں کہلا یا جا سکتا۔ انکم ٹیکس کے بارے میں میں یہ عرض کرونگا کہ سنہ ۱۳۵۷ف انکم ٹیکس کے نفاذ کا بالکل پہلا سال اور نیا دور تھا۔ انکم ٹیکس دینے والوں کا کامل مواد حکومت کے پاس فراہم نہیں ہوا تھا۔ سنہ ۱۳۵۷ف میں انکم ٹیکس کا حساب ۴۵ لاکھ لگایا گیا۔ ۱۳۵۸ف میں ۶۰ لاکھ۔ اس طرح اوسط نکالکر رقم کا تعین کیا گیا جو ہماری حقیقی آمدنیوں کے مقابلہ میں قطعاً غیر صحیح ہے۔ میں یہ کہونگا کہ اس طریقہ سے حکومت ہند نے اس معاملہ میں ہمارے حق میں نا انصافی کی ہے۔ فوج یہاں سے سنٹر کے تحت منتقل ہوئی۔ پولیس ایکشن سے عین پہلے کے حالات میں آزاد حیدرآباد کے مخصوص نعرے کے باعث یہاں فوج پر ۲ کروڑ کی رقم خرچ ہوتی تھی جو محض غیر معمولی حالات کے باعث تھی۔ فوج کی ذمہ داری جب حکومت ہند کو منتقل ہوئی تو سنہ ۱۳۵۷ف کے اعداد کے تحت اسی حساب سے حکومت ہند نے اس مد کی رقم اپنے حساب میں محسوب کرلی حالانکہ اسکے بعد بھی کافی فوج ڈسبانڈ (disband) کردی گئی ہے۔ عام حالات کے لحاظ سے اسٹیٹ کی فوج پر ۸۰ لاکھ سے زیادہ کبھی خرچ نہیں ہوا۔ بہر حال یہ ایسی صورتیں تھیں جنکی وجہ سے مالیاتی انضمام کے تحت اسٹیٹ کو ملنے والی آمدنی متاثر ہوئی۔ آمدنی کے وہ مدات جو ریونیو کا بیس (Base) ہوا کرتے ہیں وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے تحت چلے گئے۔ انکے نتیجہ میں ہمیں کم از کم ۵-۶ کروڑ کی رقم مرکزی حکومت سے ملنی چاہئے تھی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ صرف ایک کروڑ ۱۴ لاکھ کا معاوضہ گورنمنٹ آف انڈیا اسٹیٹ گورنمنٹ کو دیتی ہے۔ ۵-۶ کروڑ کی واجب الادا آمدنی کے مقابلہ میں سنٹرل گورنمنٹ کا ۱ کروڑ ۱۴ لاکھ کا رٹرن (Return) اسٹیٹ کو دینا

مناسب نہیں سمجھا جاسکتا۔ ان مدات کا مناسب معاوضہ ادا کرنے کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا سے کارروائی ہونے کی ضرورت ہے۔ میں فینانس منسٹر سے کہونگا کہ وہ اس مطالبہ کو ایوان کی اجتماعی آواز کی حیثیت سے گورنمنٹ آف انڈیا کے سامنے پہنچائیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہماری ایسی کوشش میں ہمیں ناکامی ہونے کا امکان ہے۔ اسلئے کہ ہمیں معلوم ہے کہ سنٹر میں بھی عوام سے ہمدردی رکھنے والے عوامی وزراء بھی موجود ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہمارے اس مالی انصرام کے مسئلہ کو صحیح طور پر پیش کیا جائے تو ہمیں کبھی ناکامی نہیں ہوسکتی۔ اگر ہم اس مسئلہ کو اپنے موافق حل کرانے میں خدانخواستہ ناکام رہیں تو اس کی وجہ مرکز کے ارباب حل و عقد میں ہمارے ساتھ حد بہ ہمدردی کی کمی نہیں ہوگی بلکہ ہمارے مالی امور کے ذمہ دار ارباب میں صحیح اور واجبی تصفیہ حاصل کرنے کیلئے اہلیت اور قابلیت کی کمی ہوگی۔

ایک اور مسئلہ جس پر میں فینانس منسٹر صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ لوکل کلاتھ انڈسٹری (Local cloth Industry) پر جو ۲۰ لاکھ روپیہ کا ٹیکس ہماری اسٹیٹ کی جانب سے وصول کیا جاتا تھا وہ حکومت ہند کے مشورہ کی بناء پر اٹھا دیا گیا ہے۔ دستور کے دفعہ (۲۷۸) میں یہ صراحتاً موجود ہے کہ جب کوئی اسٹیٹ گورنمنٹ حکومت ہند کے مشورہ کی بناء پر اپنی کوئی آمدنی کو بند کرتی ہے تو حکومت ہند اسکی تکمیل کرنے پر مجبور ہے۔ اس لحاظ سے میں یہ کہونگا کہ اس (۲۰) لاکھ کی رقم کے بارے میں بھی حکومت ہند سے مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسکے لئے اس وقت تک جیسے کوشش کی جانی چاہئے ویسی نہیں ہوئی ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ صحیح طور پر نمائندگی ہونے پر ہم کو یہ رقم مرکز سے حاصل نہ ہو۔

آخر میں میں یہ کہونگا کہ اس بجٹ میں جو کنٹروورسی (Controversy) ہوئی ہے وہ پولیس کے مصارف کے بارے میں ہوئی ہے۔ حقیقت میں پولیس کے لئے زاید رقم رکھی گئی ہے۔ ہم تو اس دن کو دیکھنے کی تمنا کرتے ہیں جب کہ ہمارے شہری اسقدر خود دار، ذی شعور اور شائستہ ہو جائیں کہ کسی پولیس کانسٹبل کے بغیر ہی ایک دوسرے کی ضرورتوں اور حالات کو سمجھنے لگیں اور ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانیں۔ اس منزل پر یقیناً پولیس کی پوری رقم ایجوکیشن اور تعمیرات وغیرہ کے کاموں پر صرف ہوسکیگی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم فی الوقت جس صورت حال سے دو چار ہیں اور جس دنیا میں ہم رہتے ہیں کیا انکے اعتبار سے اس تصور کو، اس خواب کی دنیا کو عملی صورت میں دیکھ سکتے ہیں؟ میں نے سابقہ سشن میں اپنی اسپیچ (Speech) میں کہا تھا کہ حکومت کا پہلا فرض انٹرنل پیس (Internal peace) کو برقرار رکھنا ہے۔ اگر کوئی حکومت اپنے اس فرض کی انجام دہی سے قاصر رہے تو وہ نا اہل سمجھی جائے گی۔ دستور کا ایک معمولی طالب علم جانتا ہے کہ جب مسلح پارٹیاں عوام کے بنیادی حقوق کو چیالنج کرتی رہیں گاؤں گاؤں میں پھر کر عوام کو کام کاج کرنے سے باز رکھتی رہیں تو کیا کوئی حکومت اپنے شہریوں کی حفاظت کی ذمہ داری سے

کسی طرح صرف نظر کرسکتی ہے ؟ کہا جاتا ہے کہ یہ ایجیٹیشن (Agitation) ماس ایجیٹیشن (Mass Agitation) ہے۔ میں ضلع نظام آباد کا نمائندہ ہوں جسے سب سے پرسکون (Peaceful) سمجھا جاتا ہے ۔ شہر کے تحت بری کاسٹ کا علاقہ رہنے سے وہاں کی رعایا فطرتاً امن پسند ہے ۔ لیکن وہاں کا یہ حال ہے کہ راتوں رات کوئی ۸ - ۱۰ اشخاص پہاڑوں سے اتر کر چلے آتے ہیں گاؤں گاؤں میں دہشت پھیلا دیتے ہیں اور وہاں کے رہنے والوں کا امن و چین بے اطمینانی میں تبدیل کردیتے ہیں ....

شری گروا ریڈی - یہ کس زمانے کی بات آپ فرمارہے ہیں ؟

شری داور حسین - یہ اسی قریبی زمانہ کا ذکر ہے ۔ صرف ۸ - ۱۰ اشخاص پوری آبادی میں دہشت پھیلا دیتے ہیں ۔

شری وی۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ کیا آپ تاریخ بتلاسکتے ہیں ؟

شری داور حسین - جی ہاں میں تاریخ بتلا سکتا ہوں ۔ یہ دہشت پھیلانے والے آج بھی پہاڑوں میں موجود ہیں ۔ ان سے کسی وقت بھی گاؤں کے چین و امن کو خطرہ ہوسکتا ہے ۔ اس کے لئے حکومت کو مناسب انتظام رکھنا ضروری ہے ۔ حکومت تاوقتیکہ مطمئن نہ ہو کہ اب رعایا کے امن و چین کو کوئی خطرہ نہیں ہوسکتا پولیس کے انتظامات کس طرح کم کئے جاسکتے ہیں ؟ یہ وقت کا تقاضہ ہے ۔ وقت کی ضرورت ہے کہ پولس کا حفاظتی انتظام برقرار رکھا جائے ۔ جب ہمارے بجٹ پر اس کام کے لئے اتنا بڑا خرچ عائد ہوتا ہے تو میں یہ پوچھونگا کہ کیا یہ خرچ صرف اسٹیٹ گورنمنٹ ہی کو برداشت کرنا چاہئے ؟ اگر ہم حالات پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ بدامنی پیدا کرنے والے عناصر صرف ہندوستان ہی سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ بیرونی دنیا سے انکا ربط ہے ۔ اس لحاظ سے یہ صرف اسٹیٹ کا ہی نہیں بلکہ کل ہند مسئلہ ہے ۔ اس لحاظ سے حکومت ہند نے اپنے بجٹ سے گذشتہ سال اس کے لئے (۴) لاکھ روپیے صرف کئے تھے ۔ ہم اپنے موجودہ بجٹ میں جس خطرہ سے دوچار ہیں اس کے لحاظ سے حکومت ہند کی سابقہ امداد نہ صرف جاری رہنا ضروری ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی ہونا چاہئے اور گذشتہ معمولی سالوں کے پولس کے خرچ کے مقابلہ میں جسقدر اضافہ رقم پولس پر خرچ ہورہی ہے اسقدر مرکز سے اسٹیٹ کو ملنا چاہئے ۔

ان چند گذارشات کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آنریبل فینانس منسٹر سے درخواست کرونگا کہ وہ بجٹ اور آمدنی کے مختلف مدات پر اس نقطہ نظر سے غور کریں جس نقطہ نظر سے میں نے آپ کے سامنے مختلف مسائل کو پیش کیا ہے ۔ اگر اسطرح ڈیفسٹ کو تکمیل کرنے کی کوشش کی جائے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ اس ایوان کی پوری تائید کے ساتھ مرکز سے مالی انضمام کی ناانصافیوں کو دور کرنے میں جناب فینانس منسٹر صاحب کو پوری پوری کامیابی ہوگی اور عوام پر جدید ٹیکس لگانے کی ضرورت پیش نہ آئیگی ۔

The House then adjourned for recess till Half past Eleven o' the Clock.

The House reassembled, after recess, at Half past Eleven of the Clock

[Mr. Deputy Speaker in the chair]

شری رنگ راؤ دیشمکھ - (گنگا کھیڑ) مسٹر اسپیکر سر-کیا میں اپنی تقریر شروع کر سکتا ہوں ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - شروع کیجئے -

شری رنگ راؤ دیشمکھ - کل سے بجٹ پر مختلف تقریریں ہو رہی ہیں - کہا جارہا ہے کہ یہ عوام کا بجٹ نہیں ہے بلکہ ایک زمیندارانہ اور جاگیردارانہ بجٹ ہے - ایسا بجٹ صحیح معنوں میں جنتا کا بجٹ نہیں ہو سکتا اور یہ میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں - میرے پاس ڈاکومنٹس (Documents) موجود ہیں کہ گورنمنٹ کے عہدہ داروں کا رویہ رعایا کے ساتھ کیسا رہتا ہے - آج ہمارے سامنے تقریباً ۳۱ کروڑ ۷۱ لاکھ ۷۴ ہزار روپیے کا بجٹ ۹ ماہ کے لئے پیش ہورہا ہے - یہ روپیے آخر کہاں سے آئے ؟ یہ روپیہ خاص کر اون کسانوں اور مزدوروں کی طرف سے حکومت کے خزانہ میں جمع ہوا ہے جو اس ملک میں ۷۰ فی صدی ہیں - لیکن افسوس ہے کہ صحیح معنوں میں جو حق ملنا چاہئے انہیں نہیں مل رہا ہے - اس کے برخلاف بڑے بڑے عہدہداروں کے لئے بڑے بڑے کلبس ہیں جنہیں ماہانہ یا سالانہ امداد دیجاتی ہے - اس کے بجائے اگر دیہات میں بڑے بڑے گرام پنچایتیں قائم کی جائیں تو کہیں زیادہ مناسب ہوگا - ٹریزری بنچس کا یہ دعوی ہے کہ یہ عوامی حکومت کا بجٹ ہے، کسانوں اور مزدوروں کا بجٹ ہے - مگر میں کہہ سکتا ہوں کہ اصل معنی میں یہ وہ بجٹ نہیں ہو سکتا - تعلیم کو لیجئے - آج ہمارے پاس تعلیم کا پرسنٹیج (Percentage) کیا ہے ؟ ہمارے غریب بھائیوں، کسانوں اور مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کا کیا انتظام کیا جارہا ہے ؟ حیدرآباد میں تعلیم کا پرسنٹیج ۱۰ یا ۱۲ فیصد ہے - حالانکہ مدراس میں ۳۸ فیصد ہے - روس میں ۷۰ فیصد ہے - امریکہ میں ۷۲ فیصد ہے - چین میں ۵۲ - ۵۳ فیصد ہے - ہمارے پڑوس مدراس پراونس میں جنتا تقریباً ۴۰ فیصد تعلیم یافتہ ہے - اس کے برخلاف ہمارے پاس کے لوگ ۱۰ - یا ۱۲ فیصد تعلیم یافتہ ہیں - بجٹ میں ۳۱ کروڑ روپیے میں سے تعلیم کے لئے صرف ۵ کروڑ روپیے صرف کئے جارہے ہیں - اس کے مقابلہ میں پولس پر ۶ کروڑ روپیے خرچ ہورہے ہیں آپ پولیس کے لئے اتنا بجٹ مانگ رہے ہیں، مانگئے - لیکن پولیس کی افشنسی (Efficiency) کو بھی ۹ ماہ میں سدھارنا چاہئے - میں مثالاً آپکو بتاتا ہوں - سارک علی حیدر آباد میں نہیں پکڑا جاتا بلکہ باہر پکڑا جاتا ہے - حیدر آباد کے ضلع ناندیڑ کا ایک ڈاکو کرم سنگھ جس نے ۳۰ - ۴۰ خون کئے اسکو ہمارے حیدر آباد کی پولیس نہیں پکڑ سکی - بلکہ بمبئی کی پولیس پکڑتی ہے . . . . . .

ایک آنریبل ممبر - یہ غلط انفرمیشن ہے - اس کو ناندیڑ کی پولیس نے پکڑا تھا -

شری رنگ راؤ دیشمکھ - مگر وہ ہمارے اسٹیٹ میں تو نہیں نکڑاگا -

(Laughter)

میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ اسطرح پولیس کی ان افسسی (Inefficiency)
ے ۴۹-۵۰ میں پولیس کا بجٹ تقریباً دو کروڑ تھا اور ۵۰-۵۱ میں ایک کروڑ ۳۰ لاکھ
ہا - اسطرح اس پولس میں ڈھائی کروڑ کا اضافہ ہوا - لیکن یہ پولس کے لوگ جسطرح
م کرنا چاہئیے نہیں کرتے بلکہ الٹا جنتا پر دباؤ ڈالتے ہیں - ایک سب انسپکٹر خود
تو ے دیہات کا راجہ سمجھتا ہے - اسطرح جو جنتا کا نوکر ہے جنتا کی پرواہ نہیں کرتا -
کیا جنتا کو کچلنے کے لئے پولیس رکھی جاتی ہے؟ کہا جاتا ہے کہ تلنگانہ کے حالات
وجہ سے پولیس میں زیادہ خرچہ ہوا ہے - جسطرح تلنگانہ میں مزدوروں اور کسانوں کو
یا جاتا ہے اسیطرح مرہٹواڑی میں بھی ایسے واقعات ہو رہے ہیں اور کسانوں کا
وجو ہے اوسکا نصف بھی انکو نہیں دیا جاتا - میں آنریبل مسٹر فینانس پر یہ واضح کرنا
اہتا ہوں کہ ہر تعلقہ میں سرکاری عہدہ دار ہوتے ہیں جیسے تحصیلدار نائب
حصلدار اور کلکٹر وغیرہ - ان کے لئے سرکاری جیپس دی جاتی ہیں اور سرکاری پٹرول
یا جاتا ہے جسپر ۳۵ لاکھ ۵۰ ہزار روپیے صرف کئیے جارہے ہیں - یہ عہدہ دار سرکاری
موں کے لئے تو جیپ کا استعمال کم کرتے ہیں لیکن خانگی کاموں کے لئیے زیادہ استعمال
کرتے ہیں - یہ غیر ضروری طور پر جو پیسہ خرچ کیا جارہا ہے اس پر آنریبل فنانس مسٹر
کو غور کرنا چاہئیے - کہا جاتا ہے کہ " ابالشن آف جاگیر ایکٹ" نکال کر جاگیرداروں
کو ختم کیا گیا - حالانکہ ابھی دیسمکھ پٹیل پٹواری وغیرہ باقی ہیں جن پر ۲۶ لاکھ
پیے کی رقم خرچ ہورہی ہے - مالگزاری وصول کرنے کے لئے ان کو یہ معاوضہ دیاجاتا
ہے - جب بڑے بڑے نواب اور بڑے بڑے جاگیردار ختم ہورہے ہیں تو پھر ان دیسمکھوں
مل پٹواریوں وغیرہ کو کیوں یہ رسوم دئے جاتے ہیں ؟ انہیں ختم کردینا چاہئیے -
، میں ایک روپیہ سے لیکر دس ہزار روپیہ تک پانے والے لوگ ہیں جنہیں رسوم دیا جاتا ہے -
لوگ کہتے ہیں کہ جب سرکار خود دیرہی ہے تو ہم کیوں نہ لیں - جب سرکار رسوم
دکردیگی تو ہم نہیں لیں گے - تو میرا خیال ہے کہ یہ رسوم بند کئیے جائیں - میں
گنگا کھیڑ تعلقہ سے آیا ہوا ہوں - وہاں کیا حالت ہے میں آپکے سامنے رکھونگا -
گنگا کھیڑ پہلے صرفخاص میں تھا - اس تعلقہ میں (۱۸۰) مواضعات ہیں اور
رف ۲۵ مواضعات میں مدرسے ہیں - ایسی حالت میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہونکہ
یا گورنمنٹ کسانوں اور مزدوروں کے ہونہار بچوں کو جاہل رکھنا
ہتی ہے ؟ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ جنتا کو زیادہ سے زیادہ
لیم یافتہ بنائے - جب تک جنتا کو تعلیم یافتہ نہ بنائینگے تب تک عوامی حکومت کا
وی کرنے والے لوگ صحیح معنوں میں ان کے نمایندہ نہیں کہلائے جا سکتے -
نکا یہ فرض ہے کہ وہ تعلیم کی موجودہ ۱۰ فیصدی تعداد کو بڑھائیں اور معیار کو اونچا
ریں - گنگا کھیڑ کا تحصیلدار اپنے آپ کو وہاں کا ایک جاگیردار سمجھتا ہے - یہ
اب صاحب جب آتے ہیں تو چپراسی کہتے ہیں کہ "صاحب آرہے ہیں - کھڑے

ہوجاؤ ،، وغیرہ ۔ بہر حال ہر جگہ ایک کرپشن ہورہا ہے اور حکومت کی مشنری لور ہوگئی ہے۔ اسے آپکو بھی قبول کرنا پڑیگا ۔ مجھے پوری طرح یاد ہے کہ جب انڈیا کے ہائی کمشنر یہاں آئے تھے اوس وقت انھوں نے یہ کہا تھا کہ

" Corruption is the order of the day "

جو دوسری گورنمنٹ یہاں آئی تھی اس پر یہ ریمارک کیا گیا ہے کہ اس نے اکنامک کمیٹی کی رپورٹ کی طرف جو صفحہ ۱۴ پر ہے کوئی توجہ نہیں دی ۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ صرفخاص اور جاگیرات میں جو پولیس ہے اس پر کافی رقم صرف کی جارہی ہے۔ ان جاگیرداروں اور نوابوں کو جو پولیس رکھتے ہیں چاہئیے کہ ان کی تنخواہیں دیں ۔ یہ انکا فرض ہے کہ انکی تنخواہیں دیں ۔ لیکن ایسا کوئی کام ہماری گورنمنٹ کرنے کے لئیے تیار نہیں ہے۔ اسی لئیے جنتا کو سکون نہیں ہے۔

میں آپکو ۳۰۰ - ۳۲۰ قبل مسیح کی تاریخ یاد دلانا چاہتا ہوں ۔ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس زمانے میں چندر گپت راجہ گزرا ہے۔اس کے پاس فوج سب سے زیادہ تھی ۔ پولیس پر جو صرف ہوتا تھا وہ سب سے زیادہ ہوتا تھا ۔ چندر گپت کے پاس بھی فوجداری کا قانون نافذ تھا ۔ جو چوری کرتا تھا اوس کے ہاتھ کاٹ دئیے جاتے تھے ۔ لیکن اس کانگریس گورنمنٹ کے راج میں بہت سے لوگ ڈاکے ڈالتے ہیں ۔ خون کرتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہ لوگ گرفتار تو کئیے جاتے ہیں ان پر سال دو سال مقدمہ چلایا جاتا ہے اور وہ عدالتوں سے بری ہو جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ پولیس افیشینٹ (Efficient) نہیں ہے۔ یہ پولیس کی افیشینسی (Efficiency) کا ثبوت ہے کہ مقدمہ ثابت ہی نہیں ہوتا ۔ آپکے پاس پولیس ہے ، آپکے پاس ہر چیز ہے آپ چاہیں تو اس کا انتظام کر سکتے ہیں اور جنتا کو صحیح معنوں میں امن و سکون پہنچا سکتے ہیں ۔ والٹیر (Voltaire) ایک قابل شاعر تھا ۔ وہ کہتا ہے کہ " I have no sceptre but I have a pen " اسی نے فرانس میں انقلاب لایا ۔

آنریبل چیف منسٹر نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ وہ قلم سے آہستہ آہستہ ہر چیز کرینگے ۔ اگر آپ چاہیں کہ یکدم سب کچھ ہو جائے تو نہیں ہو سکتا ۔ رومانٹیسیزم (Romanticism) سے کام نہیں چلتا ۔ جب آپکے پاس قلم ہے قانون ہے ضابطہ ہے تو جنتا کی بھلائی کیوں نہیں کرتے؟ بات یہ ہے کہ آپ کرنا ہی نہیں چاہتے ۔

اس ریاست میں اجنٹہ اور ایلورہ کے کیوز (Caves) ہیں جو دنیا کے عجائبات میں سے ہیں ۔ وہاں بنگلے ہیں ۔ سڑکیں ہیں نوکر چاکر ہیں ۔ فینانس منسٹر سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر ۲ لاکھ روپیہ کا خرچہ کیوں کیا جاتا ہے؟ پیپر میں خبر آئی ہے کہ اس پر دو لاکھ روپیہ حکومت خرچ کرنے والی ہے ۔ یہ کہاں تک مناسب ہو سکتا ہے ؟

اس کے علاوہ ایک آنریبل ممبر نے یہ کہا کہ کچھ لوگ غریبوں کو شراب اور سیندھی پینے کی ترغیب دیتے ہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی باتوں میں

آپ بیچھے طبقے کے لوگوں کی طرف کیوں دیکھتے ہیں؟ اونچے طبقے کی طرف کیوں نہیں دیکھتے -

" Organized by the Government of Hyderabad under the distinguished patronage of Chief Minister, High Class Bar, Light refreshment at extremely low rates "

تو میرا یہ کہنا ہے کہ کیا وہاں شراب نہیں بکتی؟ اعلی اعلی قسم کی شراب بکتی ہے۔ ابھی وہمی کہ اگر اس کی بوتلوں کی قیمت راشن کے چیدوں میں دس تو بہت سے غریب اپنی گزر بسر کر سکتے ہیں -بات یہ ہے کہ اڈمنسٹریشن اچھا ہونا چاہئیے - افسروں میں انسپسی ہونی چاہئیے - کھلے طور پر کرپشن ہوتا ہے۔ اسکو روکنے کی ضرورت ہے حالت یہ ہے کہ "Corruption is the order of the day"

اس لئیے میں عرض کرونگا کہ پولیس کے اخراجات کم ہونے چاہئیں - جاگیرات اور صرفخاص وغیرہ کی پولیس کے خرچ میں کمی ہونی چاہئیے اور ریلوے پولیس کے اخراجات میں بھی کمی ہونی چاہئیے -

श्री रतनलाल कोटेचा (पाटोदा) यह कहा जा रहा है कि यह बजेट अँटी-पीपल् (Anti-people) बजेट है, जागिरदाराना बजेट है, कॅपिटॅलिस्ट (Capitalist) बजेट है, और लॅंडलार्ड बजेट है। और यह बताने की कोशिश कीगअी है कि अिस बजेट मे जनता को कोअी फायदा नही है। लेकिन अिस बजेट मे जो जो चीजे अच्छी है अुन चीजो को अिन्हो ने नही बताया। बाज मेम्बर्स यह समझते है कि अगर कोअी अच्छी चीज बताई जाय तो अुस के लिअे अपोजिशन की क्या जरूरत है? अपोजिशन अिस लिअे आवश्यक है कि अिस से काममे अेफिशियन्सी (Efficiency) पैदा हो।

बजेट मे जो अच्छी चीजे है अुन्हे अपोजिशन के किसी ऑनरेबल मेम्बर ने नही बताया है। अब मैं अच्छी चीजो की तरफ तवजे दिलावुगा।

अँबालिशन ऑफ कस्टम्स् ड्यूटी के सबधमें कुछ बाते कहना चाहता हू। हैदराबाद स्टेट मे अकसर लोग सरहदी तालुको मे रहते है। और मेरा खियाल है कि हैदराबाद की आधी जनता सरहद के तालुको मे बसती है। जब अिन लोगोंको मालुम होगा कि हमारे ऑनरेबल फायनान्स मिनिस्टर ने यह प्रस्ताव किया है तो वे बहुत खुश होकर यह कहेगे कि अुनकी बहुत दिनो की आशाये पूरी होगअी है। मै जब सरहद के मवाजियात मे जाता हू तो वहा की जनता मुझसे पूछती है कि कस्टम्स् ड्यूटी कब अुठेगी? बडी खुशी की बात है कि ऑनरेबल फायनान्स् मिनिस्टर ने चार्ज लेने के दो ही महिने के अदर अितना बडा बोल्ड स्टेप् (Bold step) लिया। मै सरहदी तालुकों की जनता की तरफ से ऑनरेबल फायनान्स मिनिस्टर को मुबारक बाद देता हू। हैदराबाद रियासत में करोडगिरी से तकरिबन् २ करोड रुपये का अिनकम् था। करोडगिरी तकरिबन् १८२० से सुरु हुअी है। और यह छे फिसद लिजाती थी। फायनान्स मिनिस्टर ने अिस को अपने कलम से बद कर दिया है। यह कोअी मामूली चीज नही है। पोलिस अॅक्शन के बाद से अेक खटक् थी कि थितने काम कर दिये गये है, मगर करोडगिरी अभीतक जारी है। यह निजाम साहेब की अलाहदगी के अिंपली केशन् (Implication) का पता देती है। करोडगिरी को खतम करने के लिये स्टेट कॉंग्रेस ने भी बडी कोशिश की थी।

हैदराबाद की अिंडस्ट्रीज के डेवलपमेंट (Development) मे भी यह अेक बडी रुकावट बन गई थी। रॉ मटीरियल् (Raw-material) बहुत महेगा पडता था, जिसकी वजहसे बाहर के माल से कॉंपिटिशन् (Competition) करना मुशकिल था। वास्तव मे यह अेक रुकावट थी।

तालका पाटोदा अेक सरहदी तालुका है। वहा के लोग बेपार करते है। अिसके लिये अिन को सरहद के बाहर जाना पडता है। जब वहा से कुछ सामान लाते थे तो अिनको करोडगिरी देना पडता था। अब यह रुकावट दूर हो जाने से अुन लोगो को कुछ फायदा होनेकी आशा है।सब से बडा फायदा यह है कि करोडगिरी के अुठजाने से रॉ मटिरियल् कुछ सस्ता पडेगा, जिसकी वजेह से मै समझाता हू कि टाअुन् डेवलपमेंट् मे सहुलत होगी। और तीसरा फायदा यह होगा कि मुसाफिरो को करोडगिरी से बडी दुश्वारि होती थी। नाको पर रेल या मोटर से अुतरने के बाद घटो ठहरना पडता था। अिससे बडी परेशानी होती थी। करोडगिरी बद करदेने से अिनको भी सहुलत होगी। अिस पर ऑनरेबल् फायनान्स मिनिस्टर को हमारी आधी करोड जनता मुबारकबाद देगी।

करोडगिरी अेक्सपोर्ट और अिंपोर्ट गुड्स पर थी। अिंपोर्टस पर से करोडगिरी अुठाअी गअी हैं। अिसी प्रकार अगर अेक्सपोर्ट पर से भी करोडगीरी अुठाअी जाती तो अच्छा होता। लेकिन मै देखता हू कि अेक्सपोर्ट पर से करोडगिरी नही अुठाअी गअी है। अगर अेक्सपोर्ट पर से करोडगिरी अुठाअी जाय तो अिस से जनता को फायदा होगा। मुझे आशा है कि अगले साल तक ऑनरेबल फायनान्स मिनिस्टर साहब अिस अेक्सपोर्ट करोडगिरी को भी खतम कर देगे।

अपोजिशन् साअिड से हमेशा यह कहा जाता हैं कि यह अँटि–पिपल्स बजेट (Anti-people's Budget) है और जागिरदाराना बजेट है। मगर ऑनरेबल मेम्बर श्री. नरसिंगराव साहेब ने जो चीजे हाअुस को बतलाअी है मैं भी अिन्ही चीजो की तरफ ध्यान दिलाना चाहता हू। हमारे बजेट मे से ६ करोड रुपये अेज्युकेशन पर खर्च किये जाते हैं। बहुत से देहातो मे स्कूल्स् खोले गये हैं। और जिन ग्रामोमे स्कूल्स् नही खोले गये हैं वहा भी जलदी ही अिसका अितेजाम किया जायगा। बहुतसे तालुको मे तो हाअि-स्कूल्स् और मिडल् स्कूल्स् भी खोले गये है। मै पूछता हू कि क्या अिन स्कूलो मे सिर्फ लँड लॉर्डस् (Land Lords) के बच्चे ही पढते है ? और जो नये स्कूल्स खोले जा रहे है क्या अुन से सब को फायदा नही हो रहा है ? साथ ही साथ मैं मेडिकल् अेड (Medical Aid) और रूरल् अेरिया (Rural area) की तरफ भी अिशारा करूगा। सिर्फ मेडिकल अेड अँड पब्लिक हेल्थ पर अेक करोड २५ लाख रुपये की रकम खर्च की गअी है। सिर्फ यही नही बल्कि फाअिव् अीयर प्लॅन (Five year plan) के तहत हर तालुके मे अेक अेक डिस्पेन्सरी कायम की जाने वाली है। और दवाखाने जनता के आराम और सहुलत के लिये खोले जाने वाले है। अिन सब चीजो को हमें देखना है। क्योंकि यह सारी चीजे जनता के लिये हैं, लँड लॉर्डस् के लिये नही है।

अिस किसम कि और भी कअी चीजें है। रोड्स (Roads) है और डेवलपमेंट स्कीम्स (Development schemes) हैं। ८ करोड रुपये डेवलपमेंट स्कीम के लिये रखे गये है। तुगभद्रा और अैसी कअी स्कीमे हैं। अिस तरह बजेटका ५०-६० परसेंट यह आम जनता पर खर्च होने वाला है।

अब सवाल यह है कि जागिरदारो को अिसका माविजा न दिया जाय। लेकिन आप जानते है कि अिसके पीछे हिस्टी (History) है। और कौंग्रेस यह चाहती है कि हर काम पीसफुली (Peacefully) हो । जागिरदारो से भी अिनकी सत्ता शाती के जरिये ली जाय । हम को अिस की प्राअिस (Price) देना पडता है । लेकिन अिसके बारे मे जो कॉन्ट्रैक्ट (Contract) हुआ है वह सेट्रल गव्हर्नमेंट (Central Government) से हुआ है। हम यह सब देखने के बाद अिस का तसफिया कर सकते है और वह माविजा भी सिर्फ डेढ दो करोड का है।

अपोजिशन साअीड से यह कहा जाता है कि ४४-४५ मे पोलिसपर जितना खर्चा था अुतना ही खर्चा अिस बजेट मे होना चाहिये। अुस वक्त ८० लाख का खर्चा था। लेकिन आप जानते है कि आज महिगाअी बहुत बढ गअी है। जिस पोलिस के जवान को २० रुपये दिये जाते थे अब अिस मे तीन गुना जियादा रकम देनी पडती है। और पहले पोलिस को कपडा नही दिया जाता था। अब वह भी दिया जाता है। सर्फखास और जागीरात की जो पोलिस थी अब वह नही है। अिस लिये अिस का खर्चा भी हम को देना पडता है। पहले ६ हजार अरब थे जो अब नही है। अिस लिये अिनकी बजाय पोलिस मे अिजाफा करना पडता है। ४४ तालुकेजात जागिरी तालुकेजात थे। अिन के अिंटिग्रेशन् (Integration) के बाद अिसपरभी खर्चा हुआ है।

Shri V D Deshpande We have suggested 49-50

श्री. रतनलाल कोटेचा. मेरे खियाल मे बाज ऑनरेबल मेंबर्स ने यह भी सजेस्ट (Suggest) किया था। आखिर मुझे वह मराठी कहावत याद आती है कि "चोर तो चोर आणि शिरजोर"। चोर जो है वह कोतवाल कोही डाटता है। वे भी अिसी तरह अपनी आइडियालोजी (Idealogy) को अवाम पर ठोस रहे है।

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - آج بھی آپ کی حکومت وہی کررہی ہے -

شری باپی ریڈی (ابراھیم پٹن - عام)- کیا آپ نے بھی ناکے بہیں حلائے ؟

श्री. रतनलाल कोटेचा मेरे खियाल मे तो अिस कि जिम्मेदारी खास तौर पर हमारे कम्युनिस्ट भाअीयो पर है। अिनके दो फ्रन्ट्स (Fronts) है। अेक तो यहा और दूसरा जगलो मे बदुक लेकर फिर रहा है। तो मैं यह कह रहा था कि ४ करोड रुपये अिस पर खर्च हो रहे है। चार करोड रुपये अेज्युकेशन पर भी सर्फ हो रहे है। अिस लिये हम अिसको अेज्युकेशन बजेट कहते है। और पिपल्स बजेट (People's Budget) बनाने के लिये यह अेक ऑनेस्ट अेफर्ट (Honest effort) है। हमारे पास अेज्युकेशन पर जो रकम सर्फ होती है वह बहुत जियादा है। क्योकी हम देख रहे है कि हमारे पास सिर्फ अेक युनिवरसिटी है और अिस पर ६० लाख रुपये खर्च किये जारहे है। मगर दूसरी जगोमे जहापर तीन तीन युनिवरसिटीया है अिन मे से हर अेक पर सिर्फ दस लाख के हिसाब से जुमला तीस लाख रुपये की रकम खर्च की जातीहै। गोरवाला कमेटी ने यह रिपोर्ट पेश की थी। लेकिन युनिवरसिटी मे गडबड होनेकी वजेह से कोअी कमी नही की गअी।

मै गवर्नमेंट से यह विनति करूगा कि रुरल अेरियाज मे प्रायमरी अेज्युकेशन के लिये खर्च का अिंतेजाम किया जाय।

हर तालुके मे जिसकी आबादी पाच हजार हो अेक मिडल स्कूल खोला जाय। मेरे खियालमे अिग्लीश अेज्युकेशन बहुत महगा पडता है । अिसलिये गवर्नमेंट को बहुत रुपया खर्च करना पडता है हमारे अवाम मे चुकि शिक्षण नही है अिस लिये व्हर्नाक्युलर्स (Vernaculars) मे सेव्हन्थ् (Seventh) तक क्लासेस खोलना चाहिये। यह स्कीम बहुत चीप है। क्योकि मिडल स्कूल और हाअिस्कूल के लिये ग्रॅज्युअेट और अिटरमिडियेट टीचर्स को बडी तनख्वाह देकर रखना पडता है। अिसलिये मै कहूगा कि व्हर्नाक्युलर्स मे पहले तालीम दी जाय और यह स्कीम अिन तमाम देहातो मे कार्यगत कीजाय जिनकी पापुलेशन देड हजार से जियादा हो।

अिसी तरह मै मराठवाडे के अेक दो डिपार्टमेंट के बारे मे कहुगा कि यहा जो अॅग्रिकलचरल डिपार्टमेंट है वह बहुत ही खराब हालत मे है। मै बीड के बारे मे भी कहुगा। यहा के ३ तालुको मे अॅग्रिकल्चर आफिसर्स है। लेकिन वे किसी की मदद नही करते। हमारे मराठवाडे की आवहवा अैसी है कि वहा फॅमिन्स होते है। अिस लिये अिरीगेशन की स्कीम को मराठवाडे के लिये काम मे लाना चाहिये। अगर मराठवाडे के लिये कोअी मेजर स्कीम (Major Scheme) नही निकालि जा सकती तो कम से कम मायनर स्कीम को काम मे लाया जा सकता है।

*شری ایم- نرسنگ راؤ (کلواکرتی)- مسٹر اسپیکر- آج ہمارے سامنے ایک ایسا بل آیا ہے جس پر سیریسلی (Seriously) غور کرنا ہے- وہ بل "بل آف ٹیکزیشن" (Bill of Taxation) ہے- گورنمنٹ جو نقطہ نظر کسی لیجسلیشن (Legislation) میں اختیار کرسکتی ہے وہی نقطہ نظر اس بل میں بھی اختیار کیا جانا چاہئے- یہ لازمی ہے- وہ ایک ایسا نقطہ نظر ہوسکتا ہے جس سے شہریوں کو میکزیمم اگری گیٹ ولفیر (Maximum Aggregate Welfare) حاصل ہو- سرکار کو یہی چیز لیجسلیچر میں لانا مقصود ہے- اسکے علاوہ ایپروپریئیشن بل (Appropriation Bill) کا بھی یہی مقصد ہونا چاہئے- ہم اسی نقطہ نظر سے اس بل پر غور کرینگے-

مسٹر ڈپٹی اسپیکر- اس وقت بجٹ پر جنرل ڈسکشن ہو رہا ہے- اس وقت کوئی بل ہاؤس کے سامنے نہیں ہے-

شری ایم- نرسنگ راؤ- بجٹ کی حیثیت بھی ایک بل ہی کی ہے- بجٹ بھی بلس کی ایک کڑی ہے-

ہاں- تو میں یہ عرض کرونگا کہ ایک زمانہ تھا جبکہ اسٹیٹ کے خرچ کا انتظام بادشاہ کرتا تھا- بادشاہ کے پاس اسکے وزراء بجٹ تیار کرکے پیش کرتے تھے اور وہ اس بجٹ کو منظور کرتا تھا- اسکو اسکا اختیار تھا کہ جس پر جتنا ٹیکس مناسب سمجھے لگائے، اگر کسی پر ٹیکس نہ لگانا چاہے تو نہ لگائے- جب زمانہ کا انقلاب آیا تو ٹیکس دینے والوں نے یہ کہا کہ بابا ہم تم کو پیسے تو دیتے ہیں لیکن تم کسطرح ان ٹیکسس کو خرچ کروگے- اسکو ہم دیکھینگے اسکی جانچ ہونا چاہئے- اب عوام یہ کہہ رہے ہیں- اب عوام کو یہ حق ملگیا ہے- عوام کے نمائندے یہاں بیٹھے ہیں-

*Confirmation not received.

وہ جانچتے ہیں اس لا آف ٹیکریشن (Law of Taxation) کے بل کو ۔ یہی ایک ایسا بل ہے جو ہر سال اسمبلی میں پیش ہوا کرتا ہے اور پبلک نمائندے بیٹھکر اسکو جانچتے ہیں کہ گذشتہ سال کیا کیا خرچ ہوا تھا اور اس سال کیا کیا خرچ کرنا چاہئیے۔ آپ اس نقطہ نظر سے اس بجٹ کے بل کو جانچیں کہ میگزیمم اگری گیٹ ولفیر پرنسپل اس میں قائم رکھا جائے ۔ "لاآف ٹیکریشن " اس سے بہتر کوئی " لا " آپکے سامنے نہیں آسکتا ۔ اس نقطہ نظر کو کسطرح پیش نظر رکھ سکتے ہیں یہ میں آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔

عوام کی بہبودی کے مسائل کیا ہوسکتے ہیں ۔ عوام کے ضروریات کیا ہیں ۔ عوام کن چیزوں پر خرچ کرنا چاہتے ہیں ۔ عوام کے اسٹنڈرڈ آف لیونگ کو کسطرح بڑھا سکتے ہیں ۔ انکے ضروریات میں کسطرح ڈیولپ منٹ ہونا چاہئیے ۔ یہ عوام کی بہبودی کے مسائل ہیں ان مسائل کو اس بجٹ میں پیش نظر رکھنا ضروری ہے ۔ وقت کم ہے اور مجھے ۱۰ منٹ میں تقریر ختم کرنی ہے ورنہ میں تفصیل سے اس پر روشنی ڈالتا ۔ مختصر طور پر ایٹم بائی ایٹم (Item by item) بتاتا ہوں ۔

یہ جو ریوائزڈ بجٹ (Revised Budget) پیش کیا گیا ہے اس میں ۳۱ کروڑ ۹۲ لاکھ کا بجٹ اسٹیمیٹ ہے ۔ اس میں سب سے بڑا جو ایٹم ہے وہ ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ۹۷ ہزار کا ہے ۔ یہ تعلیم یعنی ایجوکیشن کیلئے ہے ۔ ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ۹۷ ہزار کا پرسنٹیج (۱۶٫۳۲) ہوا ۔ یہ ٹوٹل ریوینیو (Total Revenue) کا پرسنٹیج ہے ۔ اگر آپ ایجوکیشن ۔ میڈیکل ۔ پبلک ہلتھ ۔ اگریکلچر ۔ وٹرنری ۔ کواپریشن ۔ سیول ورکس ۔ انڈسٹریز اور سپلائیز ان تمام کو فلاح و بہبود کے مدات سمجھکر انکا ٹوٹل کریں تو ۱۱ کروڑ ٹوٹل آتا ہے ۔ یہ ٹوٹل ریوینیو کا تقریباً ۳۶ فیصدی ہے ۔ ایجوکیشن پر ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ۔ پبلک ہلتھ پر ۸۷ لاکھ ۶۳ ہزار ۔ علاج حیوانات پر ۳۳ لاکھ ۹۰ ہزار ۔ نیشنل سیول ورکس پر ۲ کروڑ ۲۹ لاکھ اور دوسرے مدات کو جنکے اظہار کیلئے وقت نہیں ہے ملا لیا جائے تو ٹوٹل ۱۲ کروڑ کے قریب آتا ہے ۔ ٹوٹل ریوائیزڈ بجٹ ۳۱ کروڑ ۹۲ لاکھ ہے ۔ یہ اندازہ ہے ۔ اس طرح دیکھا جائے تو ۳۰ فیصد آتا ہے ۔ اسطرح گویا قریب قریب ۳۶ فیصد تک خرچ کیا جائیگا ۔ ایجوکیشن ہلتھ اور زراعت کی ترقی پر ۔ علاج حیوانات پر ۔ آپکی دوسری ضروریات پر بھی کچھ رقم لی جاری ہے ۔ اس طرح میجر اکسپنڈیچر (Major Expenditure) آپ ہی کی بہبودی کے کاموں پر ہوگا ۔ لیکن جنرل ڈسکشن (General discussion) میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں اورکئے جا رہے ہیں انکو سامنے رکھتے ہوئے میں بتانا چاہتا ہوں کہ میجر اکسپنڈیچر آپکے ولفیر کے مسائل پر ہوگا ۔ میجر ہیڈ آف اکسپنس (Major Head of Expenses) ۵۵ ۔ الونسس اور پنشنس کا ہے اور مد نمبر ۵۷ مسلینیس اکسپنڈیچر (Miscellaneous Expenditure) سے متعلق ہے ۔ ۲ کروڑ ۵۴ لاکھ روپیے سرویس پنشنس اور الونسس کیلئے جس میں ۳۵ لاکھ روپیے گرانی الونس کیلئے بھی ہیں) خرچ کئے جا رہے ہیں ۔ اگر اس خرچ کو

زیادہ سمجھتے ہیں تو آپ اسکو ہر طرح سے جانچئے ۔ اسکے بعد بھی آپ یہ نہیں کہ سکنگے کہ وہ جو آپکی خدمت کرتے ہیں اور وہ جو ۲۰ - ۳۰ برس اسٹیٹ کی خدمت کرکے بوڑھے ہو جاتے ہیں وظائف کے مستحق نہیں ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں کہا جاسکتا ۔ ہمارے لئے وظائف دینا فرض ہو جاتا ہے ۔ آپ ان مزدوروں کے لئے تو رزولیوس لاتے ہیں جو کار خانوں میں اور کھیتوں میں کام کرتے ہیں اور ان کو بھول جاتے ہیں جو ۲۰ - ۳۰ برس تک سرویس میں رہے ہیں ۔

ایٹم نمبر ۷۰ کے (۲۹۴) لاکھ روپیے میں (۵۰) لاکھ روپیے نظام صاحب کو ملتے ہیں ۔ دوسرے جاگیر داروں کی اقساط ایک کروڑ ۳۵ لاکھ ہیں ۔ یہ اقساط بھی (۲۹۴ لاکھ) میں شامل ہیں جو ٹوٹل ریوینیو کا تقریباً (۹۶۰۰) پرسنٹیج ہے ۔ یہ ہے وہ بجٹ جسکو آپ لینڈلارڈ بجٹ کہتے ہیں ۔

پولیس کا ایٹم ۲۹ ہے ۔ جس پر (۴۳۰) لاکھ روپیے خرچ ہوتے ہیں یہ (۱۳۶۴۱) پرسنٹ ہے ۔ ان چیزوں پر غور کرکے اب آپ تصفیہ کریں کہ آیا یہ بجٹ لینڈ لارڈ بجٹ یا پولیس بجٹ ہے ؟

حیدرآباد کی ایک ہسٹری (History) ہے جسے فیوڈلیزم کہتے ہیں ۔ جاگیرات ابالس (Abolish) ہوچکیں ۔ اب اسکے بعد سوال یہ آتا ہے کہ جاگیرداروں کو معاوضہ دیا جائے یا نہیں ۔ میں دستوری مسائل میں نہیں جانا چاہتا ۔ بہر حال یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں آپکے اور ہمارے درمیان اختلاف رائے ہے اسلئے میں اس بحث میں جا کر وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا ۔ لیکن میں جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پائیگاہ سمستان جاگیرات صرفخاص وغیرہ اسٹیٹس وتھ ان دی اسٹیٹ (States within the State) تھے لیکن عوام کی بہبودی کی ذمہ داری نہ اسٹیٹ پر تھی نہ ان پر ۔ حالت یہ تھی ۔ اسکے بعد ایک بڑا چینج (change) ہوا ۔ ہمارے دوستوں نے دیکھا کہ یہ اسٹیٹس وتھ ان دی اسٹیٹ ختم ہوچکے سب عوام ایک لیول پر آچکے ۔ انکی بہبودی کا مساوی طور پر لحاظ کیا جائیگا انکو مساوی طور پر منظم کیا جائیگا ۔ تعلیم ، صحت اور ہر چیز میں انکا مساوی طور پر لحاظ کیا جائیگا ۔ اب رہا جاگیرات کا معاوضہ دینے یا نہ دینے کا مسئلہ ۔ اس کا جواب آنریبل مسٹر دیںگے ۔ میں نے یہ جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ میرے پرسنل (personal) خیالات ہیں ۔ یہ خیالات نہ میں نے گورنمنٹ کی طرف سے ظاہر کئے ہیں اور نہ میں کسی کی نمائندگی کررہا ہوں ۔

پولیس کے اخراجات کے بارے میں اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ پولیس پر اب (۱۳۶۴۰) خرچ ہو رہا ہے ۔ ۱۲ سال پہلے کا پری وار بجٹ (Pre-war Budget) آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ۱۹۳۹ - ۱۹۴۰ میں جب جنگ شروع ہوئی اسوقت ۹ کروڑ کی آمدنی تھی ۔ (۹۰) لاکھ روپیے ملٹری پر اور (۱۰) لاکھ روپیے پولیس پر خرچ کئے جاتے تھے گویا (۱۰۶۰) فیصد کا خرچہ تھا ۔ جنگ ختم ہونے کے بعد ۲ کروڑ آمدنی

ہوگئی ملٹری پر ایک کروڑ ۷۰ لاکھ اور پولیس پر ایک کروڑ ۲۳ لاکھ خرچ ہوئے تھے۔ پولیس پر خرچ کا پرسنٹیج (۱۵ فیصد اور ملٹری کا (۸) فیصد یہاں ان دونوں کو ملالیں تو ۲۳ فیصد ہوتا ہے۔ اب پولیس پر ۲۳ فیصدی خرچ ہوتا ہے۔ آپ یہ بحث کرتے ہیں کہ کیا عوامی حکومت میں بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔ مجھے اس سے انکار نہیں ہے کہ پولیس کے بجٹ میں کمی نہیں چاہئے۔ ہاں اب عوامی حکومت آگئی ہے۔ جانچ پڑتال ہونا چاہئے کیونکہ جانچ کرنے کا ہمیں اب موقع ملا ہے۔ ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ پولیس پر کم سے کم خرچ ہونا چاہئے۔ ایک پرسنٹ یا دو تین پرسنٹ خرچ ہونا چاہئے۔ میں ان مباحث کو ریپیٹ نہیں کرونگا کیونکہ گذشتہ سیشن میں کافی مباحث اس پر ہوچکے ہیں۔ میں کسی خاص پارٹی کے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں۔ لیکن یہ تو ماننا پڑیگا کہ ملک میں چوری ہو رہی ہے۔ ڈاکہ ہو رہا ہے۔ قتل ہو رہے ہیں۔ سینس آف سکیورٹی (Sense of security) نہیں ہے۔ عوام کو دن بھر محنت کرنے کے بعد بھی سکیورٹی نہیں مل رہی ہے۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کیا اس کے لئے آرمڈ نالیس رکھنے پڑتے ہیں؟

Mr. Deputy Speaker No interruption please

شری ایم۔ نرسنگ راؤ۔ میں کہہ رہا تھا کہ اطمینان نہیں ہے، چین نہیں ہے۔ سٹیزنس (Citizens) میں نہ سینس آف سٹیزنشپ (Sense of Citizenship) ہے اور نہ رسپکٹ آف لا (Respect of Law) موجود ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ ہم میں موجود نہیں ہے۔ جہاں نہ سنس آف لا ہے اور نہ سنس آف سکیورٹی (Sense of security) وہاں گورنمنٹ کیا کرسکتی ہے؟ ۔ اسٹیٹ اور گورنمنٹ کے معنی کونرس کے ہیں۔ میں اس دن کو دیکھنا چاہتا ہوں جس دن کارل مارکس کا خواب پورا ہوگا " اسٹیٹ ودرس اوے (State whithers away)" اس وقت تک شاید میں زندہ نہیں رہونگا لیکن جب پھر پیدا ہونگا تو یہ ضرور دیکھونگا۔ بہرحال جب تک اسٹیٹ ہے لا اینڈ آرڈر کو مینٹین (Maintain) کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے پولیس کا لحاظ کرتے ہوئے آپکے ٹوٹل ریوینیو میں جو مد رکھا گیا ہے وہ جسٹیفائیڈ (Justified) ہے اور میں اسکو جسٹیفائی کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ پولیس کے اخراجات میں کمی ہونی چاہئے۔ میں اسکا ذمہ دار کسی پارٹی کو نہیں ٹھہرا سکتا۔ البتہ میں کہتا ہوں کہ ہتیار لیکر جنگلوں میں پھرنے والے اشخاص ابھی موجود ہیں۔ میں اپنے دوستوں کو اسکا ذمہ دار قرار نہیں دیتا کیونکہ وہ بھی کہتے ہیں کہ جنگلوں میں پھرنے والے کون ہیں ہم کو معلوم نہیں۔ اسلئے جب تک جنگلوں میں ہتیار تلوار لیکر پھرنے والے موجود ہوں اس وقت تک پولیس بھی رہنی چاہئے۔ اس لحاظ سے میں تو کہتا ہونکہ وہ ایک ایول نسسٹی (Evil neccessity) میں شامل ہے۔ ورنہ گھٹانا تو اچھا ہی ہے۔ میرے آنریبل دوست نے اسے مان لیا ہے اور آنریبل فینانس منسٹر قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اسکو گھٹانے کی کوشش کی ہے۔ اخراجات میں زیادتی کی وجہ یہ بھی ہے کہ پہلے پولیس والوں

کو ۱۷ - ۱۸ روپیہ دئے جاتے تھے لیکن اب ۵۰ روپیہ سے زیادہ تنخواہ دیجاتی ہے - نہ صرف نہ بلکہ صرفخاص اور جاگیرات کے خاتمہ پرجو پولیس تھی وہ بھی ہمارے پاس آ گئی ہے اسلئے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب صرف بیں منٹ باقی ہیں -

شری ایم - نرسنگ راؤ - میں اب صرف دو چیزیں بیان کرکے اپنی بحث ختم کرونگا - کہا جاتا ہے کہ محصولات عائد کئے گئے ہیں ہمارے پاس ڈیڑھ سو برس سے کسٹمس کا طریقہ تھا اسکے ختم کرنے سے بھی ہمیں لاس (Loss) آیا اسلئے جدید محصولات عائد کرنے پڑے - ہم اسکو جائز یا ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ وہ ایک الگ مسئلہ ہے اسلئے لیسٹ اگریگیٹ سیکریفائیس (Least Aggregate Sacrifice) کے تحت وہ جائز ، ورنہ ناجائز - حکومت کو سنہ ۱۹۴۹ ع میں ۲۰۰ ہزار کی آمدنی صرف کروڑگیری سے ہوئی تھی - اب کسٹمس ڈیوٹی نہیں ہے - اسلئے ہم کو محصول عائد کرنا پڑا - اسکی شکایت کی جا رہی ہے - سوال یہ ہے کہ یہ سب بارکیسے برداشت ہوگا ؟ کمزیومر کو بھی کچھ نہ کچھ امداد کرنی چاہئے - میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جو یہ چاہتے ہیں کہ جو اشیاء اگزمپٹڈ لسٹ (Exempted List) میں ہیں انکی تعداد کو بڑھایا جائے اور پھر بھی بجٹ کا بیالنس قائم رہ سکے -

دوسری چیز جس پر زور دیا گیا وہ انٹی کمیونسٹ اسکیم ہے ...

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - انٹی کانگریس . . .

شری ایم - نرسنگ راؤ - انٹی کمیونسٹ کا کیا مطلب ہے میں تو نہیں جانتا - کمیونسٹ کون ہیں - موجودہ گورنمنٹ کا اس سے کیا منشاء ہے معلوم نہیں - کیونکہ وہ لوگ جو اسمبلی میں بیٹھتے ہیں وہ تو کمیونسٹ نہیں ہوسکتے - وہ صرف ایسے لوگ ہیں جو برابراد ( ) لوگوں کو لوٹنے والے ہیں (Cheers) اسلئے انکے خلاف کارروائی توکرنی ہی ہے . . . . .

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا اس کے انسٹنسس (Instances) آپکے پاس ہیں ؟

شری ایم - نرسنگ راؤ - اسکا اب وقت نہیں ہے - میں کہہ رہا تھا کہ ہم کو مڈامنٹل رائٹس نہیں ہیں - کیا سٹیزن شپ کے رائٹس نہیں ہیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جو انٹی سوشل (Ant-isocial) ہیں - ہم ان ہی کوکمیونسٹ کہتے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - کیا کوئی انٹی بلاک مارکٹیرس (Anti-black-marketeers) بھی ہیں ؟

Mr. Deputy Speaker : Order, Order !

شری ایم - نرسنگ راؤ - اس بجٹ میں ضروری ترمیمات ہوسکتی ہیں اور میں

ہے میں کہتا کہ اس میں ترمیات ہوں - لیکن میرا یہ خیال ہے کہ موجودہ حالات میں اسکے سوا کوئی اور آلٹرنیٹو (Alternative) نہیں ہے -

شری ملپا کولور (شوراپور) - اسپیکرسر - اس سال کے بجٹ پر اپوزیشن پارٹی کے جو معزز اراکین جنرل ڈسکشن کر رہے ہیں انہوں نے خاص کر اسے لینڈ لارڈ بجٹ اور پولیس بجٹ کہا - اسکے علاوہ جو ٹیکس عوام پر عائد کئے جا رہے ہیں ان پر بھی اپوزیشن پارٹی کی طرف سے اعتراض کیا گیا کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ یہ ٹیکس عاید ہوں - یہ دو میجر آرگومنٹس (Major Arguments) تھے جن سے ان کے خیالات کا اندازہ ہوسکتا ہے - سب سے پہلے میں انکے بارے میں کہنا چاہتا ہوں جو پیپلز بجٹ کو لینڈ لارڈ اور پولیس بجٹ کہتے ہیں اور وہ بھی اس حلقہ کے صاحبان کہتے ہیں جہاں گورنمنٹ پولیس پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرتی ہے وہ صاحبان ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ پولیس کا بجٹ کم رہے - میں کہونگا چاہے ہماری پارٹی کی حکومت ہو یا کسی دوسری پارٹی کی جب تک اس کی گیارنٹی نہ ہو پولیس کے اخراجات میں کمی نہیں ہوسکتی - کیونکہ کمی کرینکے یہ معنی ہونگے کہ اس سے ملک خطرہ میں پڑ جائیگا ہمارے آنریبل چیف منسٹر اور فینانس منسٹر نے یہ کہا" ہمیں ملک میں امن قائم کرنے کے لئے پولیس کے اخراجات میں کمی نہ کرنی چاہئیے ،، اگر حکومت ابھی پولیس کو نکال دے تو گویا اڈمنسٹریشن ختم ہوجائیگا - کرناٹک یا مہاراشٹر کے کسی حصہ میں ایسا ڈیمانڈ نہیں ہوا کہ ہمارے پاس پولیس کی چوکیاں زیادہ ہیں یا پولیس آفیسرس زیادہ ہیں انہیں کم کیاجائے - کسی نے بھی ایسانہیں کہا - اس کے معنی صاف ظاہر ہیں کہ جس علاقہ میں گڑبڑ ہے اور حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ اس کا درست ہونا ضروری ہے تو ایسے مقامات پر وہ مناسب انتظام کرتی ہے - میں حکومت سے یہ کہونگا کہ جب تک پورے طور پر امن و چین قائم نہ ہوجائے اور یہ اطمینان نہ ہوجائے کہ حالات بالکل ٹھیک ہوگئے ہیں اس وقت تک حکومت اس ایٹم میں کمی کرکے اپنے اوپر کسی قسم کی ذمہ داری نہ لے -

فینانس منسٹر نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس میں تین کروڑ روپیہ کا خسارہ بتایا گیا ہے - انہوں نے عوام کے وشواس سے یہ بجٹ پیش کیا ہے - اور اپنے خزانہ میں پیسہ نہ رکھتے ہوئے بھی خسارہ کا بجٹ پیش کرتے ہوئے یہ بتا دیا ہے کہ وہ عوام کی ضرورتوں پر زیادہ زور دیتے ہیں - اس طرح بجٹ میں تین کروڑ کی جو کمی فینانس منسٹر نے بتلائی ہے وہ انکی نیک نیتی کو ظاہر کرتی ہے اور انہوں نے جنتا پر وشواس رکھکر اپنی آمدنی کے مدات کو کم کیا ہے - ظاہر ہے کوئی حکومت اپنی آمدنی کے سورسس کو ختم نہیں کرتی جبتک اسکو یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ اس سے ہونے والے خسارے کی تکمیل دوسری طرف سے ہوگی - انہوں نے کسٹمس کو اٹھا دیا جس سے ہماری اسٹیٹ اور انڈیا میں فرق معلوم ہوتا تھا - اس کو ختم کرنے کےلئے فینانس منسٹر نے اپنی آمدنی کو کم کرکے ایک بہت بڑی ذمہ داری لی ہے - ہمارے پاس انڈسٹریز رائج ہیں - ہمارے پاس ایسے بڑے انڈسٹریز نہیں ہیں جن کی ضرورت سب محسوس کرتے ہیں ان انڈسٹریز کی طرف ہمیں تیزی سے آگے بڑھنا ہے ہم نہیں بڑھ رہے ہیں - یہ حقیقت

ہے کہ جب تک حکومت کسی انڈسٹری کے بارے میں اطمینان نہ دلائے عوام اور بالخصوص پیسے والے لوگ اس میں اپنا پیسہ نہیں لگاتے ۔ ہم بیسک انڈسٹریز کی باتیں ضرور کرتے ہیں مگر حکومت کے پاس پیسہ نہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ ملک میں بیکاری بہت زیادہ ہے ۔ اسکی وجہ کیا ہے ؟ اگر ہم سوچیں تو معلوم ہوگا کہ ملک میں انڈسٹریز کم ہیں ۔ ملک میں زیادہ سے زیادہ انڈسٹریز قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اسی سے ملک کی بیکاری کا مسئلہ حل ہوسکتا ہے ۔

آنریبل فیناس منسٹر نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس میں ہاؤزنگ کے لئے دس لاکھ روپئے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ اس ایٹم کےلئے گذشتہ سال حکومت ہند نے ۲۰ لاکھ کی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ لیکن ہمیں نہ ۲ لاکھ روپیے نہ ملسکے ۔ اس سال بجٹ میں ۱۰ لاکھ روپئے رکھے گئے ہیں ۔ گذشتہ سال یہ رقم نہ رکھکر ہماری حکومت نے حکومت ہند سے جو پیسہ ملنے والا تھا اسے کھودیا میں یہ محسوس کرتا ہوں ۔ ہماری حکومت اس طرف توجہ دے تو مناسب ہے ۔ یہ لیبر پرابلم کو حل کرنے کےلئے ضروری ہے ۔

ایجوکیشن کی نسبت مجھے یہ کہنا ہے کہ حکومت نے ابتک لازمی تعلیم کی جانب کوئی توجہ نہیں دی ۔ تجربہ کے طور پر بھی کسی ایک تعلقہ میں لازمی تعلیم کو آزمایا نہیں گیا ۔ اگر ایسا کیا جاتا تو معلوم ہوسکتا کہ ہم کسطرح اپنے ملک میں لازمی تعلیم کو لاسکتے ہیں ۔ اگر حکومت اس طرف توجہ کرکے اسکو آگے بڑھائے تو ٹھیک ہوگا ۔

ایک اور چیز جو مجھے عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اپوزیشن پچیس جو کافی تنقید کرتے ہیں ان سے میں یہ کہونگا کہ اگر حکومت کی مشنری میں کوئی چیز خراب ہو تو اسکی درستی کےلئے ریزولیوشن (Resolution) یا بل (Bill) لے آئیں۔ مسائل کو اکسپلائیٹ (Exploit) کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ۔

مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ اناج وغیرہ جو کھیتوں میں پیدا ہوتا ہے اسکے بازار میں آنے تک ہی کاشتکار کو کافی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے ۔ دیہات میں کاشتکار کو تول کا حساب نہیں آتا ۔ دوکان میں آتا ہے تو الگ تول رہتا ہے مارکٹ میں الگ تول رہتا ہے اس طرح کاشتکار کو اسکے اناج کی آدھی قیمت بھی نہیں ملتی ۔ حکومت کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اوزان و پیمانے ٹھیک طور پر بازار میں استعمال ہو رہے ہیں یا نہیں ۔

حکومت ندی کے پراجکٹس بنا رہی ہے۔ باؤلیاں کھودنے کےلئے پیسہ دے رہی ہے ۔ ندی کے علاوہ اگر حکومت نالوں کے نزدیک باؤلیوں کی تعمیر و ترمیم پر روپیہ خرچ کرے تو اس سے تھوڑے سے خرچ میں بہت سی باؤلیاں کاشت کے لئے پانی دینے کے قابل ہو جائینگی اور بہت سے کسان اس سے فائدہ اٹھا سکینگے ۔ اس سے " زیادہ غلہ اگاؤ " کی مہم میں بھی کامیابی ہوگی ۔

حکلات کے بارے میں نہ سمجھونگا کہ اس طرف کوئی دھیان نہیں دیا جا رہا ہے۔ نہ عوام ہی اس طرف دھیان دے رہے ہیں اور نہ حکومت ۔ جنگلات میں ہزاروں درخت کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ موومنٹ کے لئے کاٹے جاتے ہیں ۔ بعض موقعوں پر خود غرضی سے لوگ درخت کاٹ لیتے ہیں ۔ کیا پولیٹیکل پارٹیز کا بھی یہ فرض نہیں کہ وہ اس طرف توجہ دیں ۔ یہ ملک کا نقصان ہے ۔ اس طرف سب کو توجہ دینا ضروری ہے۔ اگر گورنمنٹ اس سلسلے میں کوئی کام کرے تو یقیناً سب گورنمنٹ سے کوآپریٹ کرسکتے ہیں ۔

اب میں کاٹیج انڈسٹریز یعنی گھریلو صنعتوں کے بارے میں کچھ کہونگا ۔ مشیرآباد میں ان صنعتوں کے لئے ایک نمائش گھر قائم کیا گیا ہے ۔ لیکن تفصیلی طور پر اسے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کاٹیج انڈسٹریز کے لئے جوکام کر رہی ہے وہ ناکافی ہے ۔ بنیادی طور پر اسکو ری آرگنائیز (Reorganise) کرنا چاہئے۔ میں صرف کمبل کی صنعت کے بارے میں عرض کرونگا ۔ یہ دھنگروں کی صنعت ہے اور یہ انکا ذریعہ معاش ہے ۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس صنعت سے تعلق نہ رکھنے والے لوگوں سے مزدوری پر یہ کام لیا جاتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ وہ لوگ صرف پیسے کے لئے کام کرتے ہیں مگر اس سے انڈسٹری آگے نہیں بڑھ سکتی ۔ اگر ہم حقیقت میں اس صنعت میں کام کرنے والے لوگوں کو بھلا دیں تو یقیناً اس سے اس صنعت پر اثر پڑے گا ۔ دیہات میں اکثر لوگ کمبل بناتے ہیں لیکن حکومت اسبارے میں دھیان نہیں دیتی۔ اس بارے میں دھیان دینا ضروری ہے ۔

اگرچہ کہ ہمارے بہت سارے بدات سٹی کو چلے جانے کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے ۔ لیکن میں یہ کہونگا کہ آپ ان معنوں میں نہ سوچیں کہ سٹی اور ہم علحدہ ہیں ۔ ہم میں اور سٹی میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ اگر کسی بارے میں نقصان ہو تو ہم اوسکو سٹی کے پاس پیش کر سکتے ہیں ۔ ہم سٹی سے لڑسکتے ہیں ۔ پولیس کے متعلق بھی بہت کچھ کہا جا رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ لا اینڈ آرڈر مینٹین کرنے کے لئے اسکی ضرورت ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ میں آنریبل ممبرس کی توجہ اس چیز کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ چونکہ ھاؤس میں اسپیچ کرنے والے زیادہ ہیں اسلئے بہتر ہوگا کہ آنریبل ممبرس جانبے ۲۰ منٹ کے ۱۰ - ۱۵ منٹ میں اپنی تقریر ختم کرلیں تا کہ دوسرے ممبروں کو موقع ملے ۔

*شریمتی شاہجہاں بیگم ۔ کل سے اب تک اس پیلز بجٹ کو کئی ایک نام دئے گئے ہیں ۔ پولس بجٹ ۔ چوروں کا بجٹ ۔ جاگیرداروں کا بجٹ ۔ دولت مندوں کا بجٹ ۔ لینڈلارڈ بجٹ ۔ بہر حال جتنے نام ہوسکتے تھے اتنے نام آگئے ہیں ۔ لیکن میں آنریبل ممبرس سے یہ پوچھتی ہوں کہ آنریبل مسٹر صاحب جنہوں نے یہ بجٹ بنایا ہے کیا وہ چوروں

* confirmation not received.

کے ووٹ سے آئے ہیں ؟ کیا وہ لینڈ لارڈز کے ووٹ سے آئے ہیں ؟ کیا بڑے بڑے دولت مندوں کے ووٹ سے آئے ہیں ؟ نہیں بلکہ وہ ایسی جگہ سے آئے ہیں جہاں زیادہ تر بالکل غریب مفلس اور مزدور طبقہ ہے ۔ وہ ایسی جگہ سے آئے ہیں جہاں وہ ہر دلعزیز تھے ۔ بس نہیں بتلاسکتی بلکہ آپ خود جا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا ان کے گھر پر غریبوں کا تانتا بندھا رہتا ہے ۔ ان کا مکان منسٹر کا مکان نہیں نظر آتا بلکہ ایک غریب خانہ نظر آتا ہے ۔ ایسا پاپولر منسٹر غریبوں پر جان دینے والا پھر کسطرح امیروں اور دولت مندوں کا بجٹ بنائے گا ؟ ۔ کیا ضروری ہے کہ وہ پبلک کو چھوڑ کر امیروں اور دولت مندوں کا بجٹ بنائے ؟ محض اپوزیشن ہونے کی وجہ سے اس میں برائی نظر آ رہی ہے اور کچھ نہ کچھ نقص نکالا جاتا ہے ۔ لیکن پورے طور پر میرا یہ وچار ہے کہ یہ بجٹ اچھا ہے ۔ رہا ٹیکریس کے متعلق سوال ۔ میں پوچھتی ہوں کہ ٹیکس کیوں نہ لیا جائے ؟ کیا دولت بارش کی طرح برستی ہے جو ہمیں ملجائیگی ۔ ہم نے کروڑگیری بند کردی ہے تو پھر یہ کروڑگیری کا پیسہ آخر کہاں سے آئے ؟ نہ تو ہم چوریاں کرسکتے ہیں نہ تو ڈاکے ڈالسکتے ہیں تو پھر آخر یہ پیسہ کہاں سے آئے ؟ سلس ٹیکس کے متعلق میں کہونگی کہ جب کروڑگیری بند کردیگئی ہے جہاں ۵ - ۰ - ۱ پرسنٹ کروڑگیری لی جاتی تھی اور جو آپ بیوپاری کو ادا کرتے تھے تو پھر اب آپ یہی پیسہ گورنمنٹ کو کیوں نہیں ادا کریں ؟ ہم کو جب الٹی کھیر پلائی جاتی ہے تو ہم پی لیتے ہیں لیکن جب وہی سامنے سے پلائی جاتی ہے تو نہیں پیتے ۔ کروڑگیری کا پیسہ کیا بیوپاری کے جیب سے جاتا تھا ؟ نہیں بلکہ وہ ہمارے جیب سے جایا کرتا تھا ۔ میرے بھائی آپ پبلک کا نام لیکر یہ بات کیوں کہرہے ہیں ؟ پبلک کے دوسرے کاموں کے متعلق تو آپ نہیں سوچتے ۔ حال ہی میں ٹیکسی موٹروں میں میٹرس لگانے کے متعلق سوال اٹھا تھا ۔ موٹروں کے مالک تو دولت مند ہوتے ہیں چلانے والے بیچارے موٹر ڈرائیور ہوتے ہیں اور بیٹھنے والے بھی غریب ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ عوام کو کسطرح لوٹتے ہیں کیا آپ نہیں سوچتے ؟ جب کبھی آپ موٹروں میں جاتے ہیں تو ۲ روپیہ چارج لگایا جاتا ہے ۔ آخر یہ پیسہ بھی تو عوام کے جیب سے جاتا ہے ۔ جاگیرداروں اور دولت مندوں کے جیب سے تو نہیں جاتا ؟ کیونکہ وہ تو کرایہ کی موٹروں میں نہیں بیٹھتے ۔ ان کے پاس انکی ذاتی موٹریں ہوتی ہیں ۔ غریب جب خدا نخواستہ بیمار ہو جاتے ہیں تو ٹیکسی موٹر کی ضرورت پڑتی ہے اور ٹیکسی والے اسطرح ۱۰ - ۱۰ روپیہ چارج کرتے ہیں ۔ کیا ٹیکسی کے مالکان غریبوں کو نہیں لوٹتے ؟ ۔ آپ کو یہ سوچنا چاہئے کہ کس جگہ ان کو لوٹا جاتا ہے کس جگہ نہیں لوٹا جاتا ۔ جاگیرداروں کے متعلق بھی آپ زور و شور سے کہتے ہیں ۔ میں کہتی ہوں اب جاگیردار کہاں رہے ؟ وہ تو پیسے پیسے کے محتاج ہوگئے ہیں ۔ میرے پاس ایک جاگیردار آیا تھا جسنے صرف ساڑھے چار آنہ کا بل اٹھایا تھا ۔ اس میں شک نہیں پہلے جاگیردار عیش و آرام میں پلتے تھے ۔ لیکن اب ان کی یہ بات باقی نہیں رہی ۔ ہم رفتہ رفتہ ان لوگوں کو عوامی زندگی گزارنے کے طریقے سکھا رہے ہیں ۔ لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ ان کی آمدنی بالکل ہی بند کر دیجائے ۔ میرے ایک بھائی نے ابھی تقریر

میں غریبوں کے شراب پینے کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب غریب شراب پیتا ہے تو روکا جاتا ہے اور امیر شراب پیتے ہیں تو کچھ نہیں کیا جاتا ۔ حالانکہ غریب اپنی دن بھر کی تھکن دور کرنے کے لئے شراب پیتا ہے ۔ میں کہتی ہوں امیر شراب پیتے ہیں تو توانائی برقرار رکھنے کے لئے ویسی غذا بھی استعمال کرتے ہیں بھلا غریب جوار کی روٹی کھا کر اگر شراب پئے تو کتنا نقصان نہ ہوگا ؟ ۔ محض بحث کی مخالفت کی خاطر ایسے اعتراض کرنا درست نہیں ۔ آپ عوام کو غلط راستے پر چلانے کی کیوں کوشش کرتے ہیں ؟

ایک آنریبل ممبر ۔ بحث میں اسکے متعلق پراویژن کا کوئی سوال نہیں ۔

شریمتی شاہ جہاں بیگم ۔ تو مطلب یہ ہے کہ امیر اگر مرجائے تو اوسکے متعلقین کو زیادہ دشواریاں نہیں ہوتیں ۔ لیکن غریب کے گھر میں ۱۰ - ۱۵ کھانے والے ہوتے ہیں ۔ اگر وہ مرجائے تو اوس کا خاندان تباہ ہوجائیگا ۔ اور سچ پوچھا جائے تو امیر ہیں کتنے ؟ ٹاٹا ۔ برلا ۔ ڈالمیا ۔ نظام وغیرہ جیسے پانچ دس ہونگے ۔

ہمارے بعض بھائیوں نے میونسپل مزدوروں کے متعلق بھی سوال اٹھایا ہے کہ ان کو کافی تنخواہ نہیں دیجاتی ۔ لیکن جب ٹیکس کا سوال آتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ ٹیکس مت لگائے ۔ آخر میونسپل مطالبات پورا کرنے کے لئے پیسہ آئے کہاں سے ؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی غریب کو سو دو سو روپیہ نہ ملیں ۔ اگر اوسکو یہ ملے تو ہمیں خوشی ہوگی ۔ لیکن یہ پیسہ آخر آئے کہاں سے ؟

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ لیکن ہم تو صرف ۲۶ روپیہ ہی ان لوگوں کے لئے مانگ رہے ہیں ۔

شریمتی شاہ جہاں بیگم ۔ لیکن اب تو پچاس روپیہ ملتے ہیں نا ۔ یہ لوگ کام بھی تو برابر نہیں کرتے ۔ میں ایک جگہ کی میونسپل کونسلر ہوں ۔ میرے محلہ میں برابر جھاڑو نہیں ہوتی ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ممکن ہے عہدہ داروں کے گھر میں کام کرتے ہوں ۔

شریمتی شاہ جہاں بیگم ۔ یہ غلط ہے ۔ میرے محلہ میں تو کوئی عہدہ دار اپنے گھر میں کام نہیں لے سکتا ۔

ایک آنریبل ممبر ۔ ممکن ہے آپ کو معلوم نہ ہو ۔

شریمتی شاہ جہاں بیگم بالکل غلط ہے ۔ انٹرپشن نہ کیا جائے ۔ پولیس بجٹ کے متعلق کہا گیا ہے وہ بہت زیادہ ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آپ کو پندرہ منٹ دئے گئے ہیں وقت ختم ہو رہا ہے ۔

شریمتی شاہجہاں بیگم - میں یہ کہہ رہی تھی کہ چوروں اور ڈاکوؤں کی وجہ سے ہم کو پولیس زیادہ رکھنی پڑتی ہے - اگر چور اور ڈاکو نہ ہوں تو پولیس میں بھی کمی کی جاسکتی ہے - وہ کوئی عقلمند حکومت نہیں ہوسکتی جو عوام کا ساتھ نہ دے اور پولیس زیادہ رکھ کر عوام سے دشمنی مول لے - ابھی حال ہی میں دو خون ہوئے - کیا اسکی ذمہ داری حکومت پر نہیں کہ ایسے واقعات کو روکے؟ آج کل خون ہو رہے ہیں ڈاکے ہو رہے ہیں - کیا اسکی روک تھام ضروری نہیں ؟ اگر ایسا نہ کیا جائے تو کل عوام پوچھینگے کہ کانگریسی حکومت کیا کر رہی ہے ؟ اور یہ کہینگے کہ رضاکاروں کے زمانہ میں جس طرح ہمیں تکلیف پہونچائی گئی اسی طرح اب بھی پہنچائی جا رہی ہے - جب کوئی شخص مکان بناتا ہے تو سب سے پہلے گھر کے دروازے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مکان کی حفاظت ہوسکے اسی طرح حکومت کو بھی پولیس کی ضرورت ہوتی ہے - ہمارے بھائی کہتے ہیں کہ پولس کی ضرورت نہیں - میں کہتی ہوں کمیونسٹوں کو ان کی کمیونسٹری مبارک - لیکن عوام کی حفاظت کا بھی تو خیال رکھنا پڑتا ہے - بڑے شرم کی بات ہے کہ .

شری ہنمنت راؤ - کیا یہ " شرم " کا لفظ جو ہاؤس میں کہا گیا ہے انپارلیمنٹری نہیں ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ان پارلیمنٹری تو نہیں البتہ ان ڈیزائربل (Undesirable) ہوسکتا ہے -

شریمتی شاہجہاں بیگم - مجھے افسوس ہے کہ باربار انٹرپٹ کیا جا رہا ہے - اگر کچھ کہنا ہے تو تقریر ختم ہونے کے بعد کہہ دیجئے -

Shri V. B Raju This is out of the purview of budget discussion

ایک آنریبل ممبر - میں آپ سے کہونگا کہ جو نام بحث کو دئے جا رہے ہیں ان ناموں کی بجائے حیدرآباد بجٹ کہا جائے تو زیادہ اچھا ہے ہم یہاں بجٹ پر بحث کر رہے ہیں لیکن یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے وہ جس وقت تیار کیا گیا ہے اوس وقت کے حالات پر غور نہیں کیا جا رہا ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا آپ تقریر کر رہے ہیں ؟

ایک آنریبل ممبر - جی ہاں ، میں تقریر کر رہا ہوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں نے پہلے ہی دوسرے آنریبل ممبر کو اجازت دی ہے - آپ بیٹھ جائیے -

شری سی ایچ - ویکنٹ رام راؤ (کریم نگر) - قبل اسکے کہ میں اپنے خیالات بجٹ کے بارے میں ظاہر کروں آنریبل فینانس منسٹر کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جب گذشتہ بجٹ پیش کیا گیا تھا اس وقت میں نے جنرل اڈمنسٹریشن کی مد

۲۰ میں ترمیم لائی تھی۔ میری ترمیم یہ تھی کہ ۹۹ لاکھ میں سے ۳ لاکھ کی کمی کی جائے۔ حکومت کواپریشن (Co-operation) کوآپریشن کا نام برابر لیتی جاتی ہے لیکن خود کواپریشن کے لئے تیار نہیں ہے۔ میں نے جو ترمیم پیش کی تھی پورا اپوزیشن میری ترمیم کی تائید میں تھا لیکن ٹریژری بنچس نے ۶-۷ یا ۸-۹ کی میجارٹی سے اسکو رد کردیا۔ اب اسی جنرل اڈمنسٹریشن (General Administration) کی مد میں ۱۲ لاکھ روپیوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جن مدات کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا ان میں کمی نہیں کی گئی بلکہ مزید ۱۲ لاکھ کا ڈیمانڈ کیا جارہا ہے۔ میں نے اسوقت راج پرمکھ کے اسٹاف کی طرف بھی اشارہ کیا تھا اور انکے سکریٹری کے اسٹاف کے بارے میں بھی کہا تھا کہ یہ خرچ زیادہ ہے۔ یہ نہ صرف میں نے بتایا بلکہ گور والا کمیٹی کی سفارشات میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے لیکن آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

دوسری چیز گورنمنٹ ہورس اینڈ گیریجس ہے۔ اسکے متعلق بھی گور والا کمیٹی نے سفارش کی کہ اس خرچ کو بند کردینا چاہئے۔ لیکن آپ نے کوئی لحاظ نہیں کیا۔ میں نے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی۔ ان دونوں مدات پر جو رقم صرف ہوتی ہے ایسے خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دہلی اور بمبئی میں جو پیالیس (Palaces) ہیں اگر انکے بیچنے کا انتظام کیا جائے تو لینے والے مل جائینگے اور اگر کوئی خریدار نہ بھی ملے تو کم از کم انکو کرایہ پر دیا جاسکتا ہے۔ کرایہ پر دینے سے ہماری آمدنی کے مدات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اسکے علاوہ ہر منسٹر کا جو اسٹاف ہے اس طرف بھی میں نے اشارہ کیا تھا لیکن کچھ نہیں ہوا۔ گور والا کمیٹی کی سفارشات کو قبول نہیں کیا گیا ہے ایسا مجھے معلوم ہوتا ہے۔ چیف منسٹر کے لئے ایک پرائیویٹ سکریٹری۔ ایک پرسنل اسسٹنٹ۔ ایک فرسٹ گریڈ اسٹینوگرافر۔ ایک جمعدار۔ کئی پیونس اور سیکل سوار رکھے گئے ہیں۔ انکی کیا ضرورت ہے؟ اسی طرح دیگر منسٹرس کے لئے بھی ایک پی۔اے، فرسٹ گریڈ اسٹینوگرافر، ایک جمعدار، تین پیونس، ایک سیکل سوار رکھے گئے ہیں۔ ان فضول خرچیوں کی کیا ضرورت ہے؟

ٹور اکسپنسس۔ ہوائی جہازوں میں سفر کئے جاتے ہیں۔ ٹور اکسپنسز کے لئے ایک لاکھ ۱۰ ہزار پانچسو روپیے باقی رکھے گئے ہیں۔

ایک آنریبل ممبر نے کل بھی اسپیکر صاحب لیجسلیٹیو اسمبلی کے اسٹاف کی طرف اشارہ کیا تھا اس میں بھی کمی کی ضرورت ہے۔ عطیات کے آفس کی طرف پہلے بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ گذشتہ سشن میں شری کیجریوال نے کہا تھا۔ ریوینیو ڈپارٹمنٹ کے اکسپنڈیچر میں بھی کوئی کمی نہیں کی گئی جسکے متعلق گور والا کمیٹی نے بھی توجہ دلائی تھی لیکن ان چیزوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ اسکے ساتھ ساتھ لندن میں جو پراپرٹی (property) ہے اسکو بیچنے یا کرایہ پر دینے کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ اس سے ۳۰-۵۰ لاکھ کی بچت ہوسکتی ہے۔

ڈیرنس الونس کے سلسلہ میں ۱۲ لاکھ کا مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں میری اپیل یہ ہے کہ ایسی باتوں پر غور کیا جائے۔ جس کمیٹی کو حکومت نے مقرر کیا تھا

اس نے جو سوچیا ئیں حکومت کے سامنے رکھیں ان پر سوچئے۔ ٹریژری بنچس کے ہرایک صاحب یہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن بنچس سے اپوزیشن کی خاطر اپوزیشن کیا جاتا ہے لیکن میں ایک دو مثالیں دیکر واضح کرونگا کہ آپ ان باتوں پر غور کریں ۔ کریم نگر تعلقہ میں اسمال آبی کاشت کے سلسلہ میں ۹ ہزار کا تلف مال کیا گیا ہے۔ اسی طرح ردرارم۔ ای کنلہ اور اسی طرح کے سو ڈیڑھ سو مواضعات میں تلف مال کی فہرستیں بنائی گئی ہیں لیکن وہاں کی جنتا کو یہ معلوم تک نہیں کہ انکے موضع میں تلف مال کا عمل ہوا ہے ۔ تحصیلداروں اور پٹیل پٹواریوں کا اس میں ہاتھ ہے ۔ مالگزاری دینے والوں کو اسکی خبر تک نہیں ہے ۔ تحصیلدار اور پٹیل پٹواریوں میں سازباز ہوتا ہے ۔ ۹۰ ہزار روپیے کی حدتک تلف مال کا عمل کیا گیا ہے گویا ۹۰ ہزار روپیے گورنمنٹ کا نقصان ہوا ۔ میں نے اسکی رپورٹ تحصیلدار صاحب کو دی اس وقت میرے سامنے تو دکھانے کے لئے پٹیل پٹواریوں کو معطل کردیا گیا ۔ لیکن پھر بحال کردیا گیا ۔ کیوں ؟ اسلئے کہ اس میں انکا بھی ہاتھ ہے ۔ میں نے چنا ریڈی صاحب کو اسبارے میں متوجہ کیا لیکن انہوں نے بھی کوئی توجہ نہیں کی ۔ اسبارے میں میں نے کوئسچن (question) بھی پٹ اپ (put-up)کیا ۔ اس سلسلہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ کوئسچن صحیح نہیں ہے ۔ ایسی باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔

ریوینو ڈپارٹمنٹ میں کام کم ہے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے ۔ کلکٹرس ہیں اڈیشنل کلکٹرس ہیں ۔ دو ڈپٹی کلکٹرس ہیں ۔ دو تحصیلدار ہیں ۔ پیشکار ۔ گرداور اور کئی کارکس ہیں ۔کلکٹر کے کارکس کا تو یہ حال ہے کہ وہ خود ڈپٹی کلکٹرس بنے بیٹھے ہیں ۔

قیدیوں کے بارے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انسے ملنے کا موقع تک نہیں دیا جاتا ۔ اس جانب میں آنریبل چیف منسٹر اور آنریبل منسٹر متعلقہ کی توجہ مبذول کراؤنگا ۔

ہمارے پاس کے عہدہ داروں کی حالت یہ ہے کہ تین تین چار چار گھنٹے انٹرویو (Interview) کے لئے بیٹھیں بھی تو ان سے ملاقات کا موقع نہیں ملتا ہمارے عہدہ داروں کے مائینڈس (Minds) کو چینج کرنے کی ضرورت ہے ۔ ہرسوال کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ وقت کی ضرورت ہے ۔ آخر کتنا وقت چاہئے ؟ آپ نے دیکھا کہ چین میں انقلاب آیا ۔ صرف دو سال میں چین میں کتنی زبردست تبدیلی ہوگئی ڈاکٹر بھگوتم حال ہی میں وہاں سے آئے ہیں ان سے پوچھئے کہ دو سال میں وہاں کسقدر تبدیلی ہوگئی ہے۔ وہاں کیسے ہوئی؟ اسطرح ہوئی کہ بیسک چینجس (Basic changes) کئے گئے۔ یہاں بھی جبتک بیسک چینج نہ ہو کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ۔ اسلئے میری ونتی ہے کہ بجٹ میں بیسک چینج لایا جائے ۔ ایسا بجٹ ہو جو عوام کے فائدے کے لئے ہو اور عوام کی زندگی کو سدھار سکے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ چونکہ اب ایک بج چکا ہے ہاؤس کی کارروائی ختم کی جاتی ہے ۔ کل ہاؤس کی کارروائی ۹ بجے سے شروع ہوگی ۔

—

شری سید حسن ۔ تقریر کرنے والوں کی کثرت کے مد نظر میں سمجھتا ہوں کہ کل سشن کے اوقات میں تبدیلی کرنا مناسب ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ کیا ہاؤس کی یہ خواہش ہے کہ وہ مزید آدھا گھنٹہ بیٹھے ؟ اگر آپ حضرات کی ایسی خواہش ہے تو میں تیار ہوں ۔

ایک آنریبل ممبر ۔ ہم آج بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔

شری سید حسن ۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر کل ہاؤس کی کارروائی ۱۰ بجے سے شروع کی جائے اور شام تک چلائی جائے تو مناسب ہے ۔ کیونکہ بہت سے آنریبل ممبرس اپنے خیالات ظاہر کرنا چاہتے ہیں اور بجٹ پر ڈسکشن کے لئے کل آخری دن ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اس کا تصفیہ کل کیا جائے گا ۔ اجلاس کل صبح ۹ بجے شروع ہوگا ۔ اسکے بعد اس کا تصفیہ کیا جائیگا کہ کب تک اجلاس کی کارروائی جاری رہے ۔

The House then adjourned till Nine of the Clock on Thursday, the 19th June, 1952.